www.novelsclubb.com
تو چاند تمہیں دیکھتا ہے
ناولز کلب
از قلم امیر حمزہ راجپوت
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

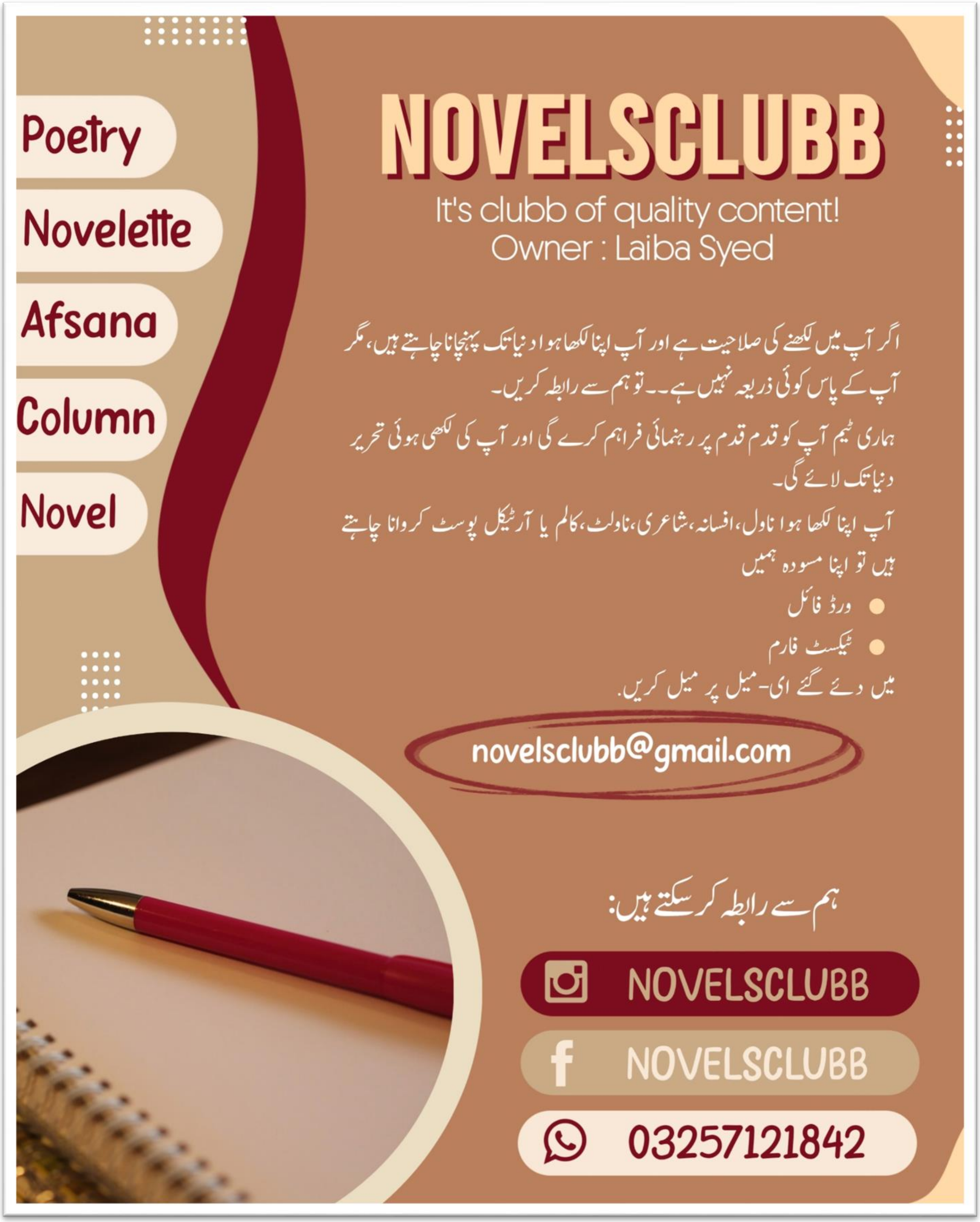
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

تو چاند تمہیں دیکھتا ہے

از قلم

امیر حمزہ راجپوت

www.novelsclubb.com

تو چاند تمہیں دیکھتا ہے

از قلم

امیر حمزہ راجپوت

آخری قسط

'اتنا بڑا ظلم اتنی عظیم خطا، کیسے۔۔۔۔کیسے میں خود پر ظلم کر بیٹھی۔میں کب اتنا گر چکی کہ مجھے خبر تک نہ ہوئی۔میں کس منہ سے اس کے پاس لوٹوں گی۔صحرائی حور یہ تم نے کیا کر دیا"۔حور آئینے کے سامنے کھڑی اپنے لمبے بالوں میں برش کرتے ہوئے کسی سوچ میں گم تھی۔

لیکن وہ وہاں ہو کر بھی کسی اور ہی دنیا میں تھی۔آنسو گالوں کا سفر کرتے ہوئے، زمین بوس ہو رہے تھے۔آنکھوں میں ویرانی تھی۔"حور تم نے کوئی خطا نہیں کی۔وہ سب انجانے میں ہوا۔کچھ بھی تمہارے اختیار میں کہاں تھا"۔رضیہ بیگم بڑی سی شال سے اپنے سر کو ڈھانپے کمرے میں داخل ہوئیں۔ان کے دل اور چہرے پر حزن کی کیفیت تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں کس منہ سے اس کا سامنا کروں گی۔ نہیں۔ کبھی نہیں۔اب میں اس سے کبھی نہیں ملوں گی۔ " اب وہ برش کو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر ہاتھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے مڑی۔رضیہ بیگم نے افسردگی کے مارے لب کاٹے۔حور نے سائیڈ ٹیبل پر پڑی تصویر کو اٹھایا، جس میں ماضی کے راز دفن تھے۔جس میں حور کی زندگی نمایاں تھی۔ جو حور کی حقیقت تھی۔جس سے اسے پانچ سال دور رکھا گیا۔وہ تصویر کو دیکھتے ہوئے، زندگی کی کتاب میں چند صفحے پیچھے چلی گئی۔

پانچ سال پہلے

"آج میرے بلڈ ٹیسٹ کی رپورٹس آنی تھیں۔تم لے آئے کیا۔ "میں صوفہ پر براجمان ٹی وی دیکھتے ہوئے اس سے مخاطب تھی۔

"رپورٹس۔۔۔آ۔۔آ۔۔نہیں تو۔آج تو نہیں رپورٹس ملنی تھیں۔ " وہ نظر چرا کر مخاطب ہوا۔آواز بھی کچھ بھاری بھاری تھی۔ "کھانا لگاؤ تمہارے لیے یا اپنے کے پیپرز کے ساتھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کھا کر آئے ہو۔ " میں اس کے دوستوں کو پیپرز کہتی تھی۔میں اب حاسن کے تگڑے جواب کا انتظار کر رہی تھی۔

جب جواب نہ آیا تو میں نے ٹی وی سے نظریں ہٹا کر حاسن کی طرف دیکھا۔تو میرے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ " تم روئے ہو۔ "میں اٹھ کر اس کے قریب آکھڑی ہوئی۔ "نہیں" وہ مسکرایا۔اس کی آنکھیں واقعی سرخ تھیں۔اور کافی سوجن کا شکار لگ رہی تھیں۔"تم کیوں روئے۔کوئی مسئلہ ہے کیا "۔میں نے فکر مندی سے پوچھا۔ "شادی کرو گی مجھ سے۔ "یہ کہہ کر اس نے مجھے حیران ہونے پر مجبور کر دیا۔

" تم۔۔تم پریشان لگ رہے ہو۔"میں تمہاری پریشانی دور کر دوں گی۔بتاؤ کیا ہوا ہے"۔میں نے حاسن کے گالوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

" بتاؤ حور، مجھ سے شادی کرو گی ناں۔میں۔۔۔۔میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔ تمہیں کبھی کوئی دکھ نہیں اٹھانا پڑے گا۔ہر تکلیف میں خود سہہ لوں گا۔

تم۔۔تم۔۔ہمیشہ محفوظ رہو گی۔ " حاسن نے میرا ہاتھ تھام رکھا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میرے دل پر چوٹ آئی۔ ہم نے بچپن ساتھ گزارا تھا۔ نہ جانے وہ کب سے مجھ سے محبت میں مبتلا ہو گیا۔ وہ بچپن ہی سے میرا بہت خیال رکھتا تھا۔

البتہ بلقیس بیگم مجھے اکثر ڈانٹ دیتی تھیں۔ کیونکہ وہ میری ماں تو نہیں تھیں۔

انہوں نے میری اپنے گھر ہی میں پرورش کی، حاسن کے ساتھ ہی تعلیم دلوائی۔ اور مجھے ان سے بھی محبت تھی۔ مجھے حاسن سے اسطرح تو محبت نہیں ہوئی، جس طرح وہ مجھے چاہتا تھا۔ البتہ اس دنیا میں کوئی میرے اچھے یا برے کا سوچ سکتا تھا، وہ صرف حاسن ہی تھی۔ شادی کو ایک ماہ بیت چکا تھا۔ میں اپنے ہاتھوں سے اس کے لیے کھانا پکاتی، تو وہ ناراض ہو جاتا۔ بس ہر وقت آرام کرنے کا کہتا۔ اب اس نے گھر سے باہر قدم رکھنا بھی چھوڑ دیا تھا۔ ہر وقت میرے ساتھ بیٹھا رہتا۔ اگر مجھے چھوٹی سی چوٹ بھی لگ جاتی، تو تڑپ اٹھتا۔ وہ دوستوں سے ملنا بھول چکا تھا۔ اس نے ٹی وی پر کرکٹ میچ دیکھنا بھی چھوڑ دیا تھا۔ پہلے جب بھی کرکٹ میچ ہوتا، ہمارا جھگڑا ہو جاتا تھا۔ وہ منہ لٹکائے گھنٹوں بیٹھا رہتا تھا۔ "یوں لگتا ہے جیسے نئی نویلی دلہن منہ دکھائی نہ ملنے پر ناراض ہو۔" کہہ کر میں اسے تنگ کرتی تھی۔ لیکن آج کل وہ ناراض نہیں ہوتا۔ اس کی ان حیران کن تبدیلیوں کی وجہ تو میں ضرور جاننی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مجھے بلڈ کینسر تھا۔میں موت کے بالکل قریب تھی۔علاج بے سود تھا۔کیونکہ گنتی کی چند سانسیں میری قسمت میں تھیں۔

اس بات کا علم مجھے اس وقت ہوا، جب رات کے تیسرے پہر میری آنکھ کھلی۔حاسن کو بیڈ پر نہ پا کر میں اٹھی اور سارا گھر چھان مارا پر وہ کہیں نہیں ملا۔پھر میں ٹیرس پر تازہ ہوا کھانے چلی گئی۔ وہی کوئی زمین پر لیٹا چاندنی کو گواہ بنائے، ہلکی آواز میں رو رہا تھا۔وہاں حاسن تھا، مگر وہ اس طرح کیوں رو رہا تھا۔اسے اس طرح دیکھے میرا دل ڈوبنے لگا میں اسے پکارنا چاہتی تھی مگر پریشانی کے باعث میں اس کا نام تک نہ لے پائی۔میں نے اسے اٹھایا اور گلے لگا لیا۔

شب غم مجھ سے مل کر ایسے روئی

ملا ہو جیسے صدیوں بعد کوئی

میں نے اس کے رونے کی وجہ پوچھی۔اس نے مجھے بتایا کہ میں بلڈ کینسر کے لاسٹ اسٹیج پر ہوں۔"تم جا رہی ہو حور، تم جا رہی ہو"۔روتے ہوئے اس نے مجھے بتایا، اور میرے گرد

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بازؤں کی گرفت مضبوط کرتے ہوئے وہ پھر سے رونے لگا۔ ”تم کیسے جاسکتی ہو۔ تم رک نہیں سکتی کیا۔ تمہیں مجھ پر رحم نہیں آتا کیا؟ “ میری اپنی حالت اس سے مختلف نہیں تھی۔

اس نے میرے چہرے سے آنسوؤں کو پونچھا۔ میں اس کی بات سن کر لرز گئی۔ میں بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ موت کا خوف واقعی خوفناک ہوتا ہے۔ چند لمحے میں نے سکتے میں کاٹے۔ پھر میں نے سوچا کہ مجھے خود کے ساتھ اسے بھی سمیٹنا تھا۔

"زندگی کو جینے کے لیے سال نہیں، بلکہ چند لمحے ہی کافی ہوتے ہیں۔ چند لمحوں میں بھی صدیاں بسر کی جاسکتی ہیں۔ میں نے حاسن کے بہتے ہوئے آنسوؤں کو پونچھا، "میں تمہیں جانے نہیں دوں گا۔“

www.novelsclubb.com

قریں منزل کے آ کے دم ہے ٹوٹا

کہاں آکر مری تقدیر سوئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ بضد تھا۔ میں ۔۔۔ میں نے بہت سی منتیں مانگیں ہیں، مرادیں طلب کیں ہیں۔ تم ۔۔ تم میرے پاس رہو گی۔ تم صدا میرے پاس رہو گی۔ اس رات میں اسے سمجھا نہ پائی کہ معجزے انبیاء کے لیے ہوتے ہیں اور کرامات ولیوں کے لیے۔

ہم عام بشر ہیں۔ اس سب کے مستحق نہیں۔ دن بہ دن میری حالت بگڑتی جا رہی تھی۔ میں بہت کمزور ہو چکی تھی اور سرخ بال گر چکے تھے۔ میرا وجود صحرا کی مانند بے رنگ اور بیابان میں بدل چکا تھا۔ لیکن حقیقت میں حاسن مر رہا تھا۔ ہماری جان صرف اس وقت نہیں جاتی، جب ہم بستر مرگ پر ہوتے ہیں، بلکہ اس وقت بھی زندگی کے ختم ہونے کا ادراک ہوتا ہے جب کوئی اپنا، جان سے پیارا، اس دنیا سے رخصت ہونے کے قریب ہو۔ اسے ہر وقت میرے کھانے، میری خواہش اور میری سانسوں کی فکر تھی۔ میں رات کے پہر چند جب سو جاتی تو تھوڑے تھوڑے وقفے بعد میری سانسیں چیک کرتا رہتا کہ کہیں اس کی حور جا تو نہیں چکی۔ جبکہ وہ خود کی پرواہ بالکل بھی نہیں کرتا تھا۔ میرا غم اسے موت کے گھاٹ اتار رہا تھا، اور وہ زندگی کی رنگینیوں سے دوری بنانے لگا۔ خود کا خیال کرنا وہ معیوب سمجھنے لگا۔ میں اسے پل پل مرتا دیکھ سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شاید وہ میری زندگی کا آخری ہفتہ تھا۔

میں مرنے سے پہلے حاسن کے لیے جینے کی ایک وجہ تلاش کرنا چاہتی تھی۔اسے جینے پر مجبور کرنا چاہتی تھی۔مجھے ڈر تھا کہ میرے مرنے کے بعد وہ اپنے ساتھ کچھ غلط نہ کر بیٹھے۔

"یہ آج سے ہماری بیٹی ہے۔اور حاسن بیگ تم مجھ سے وعدہ کرو کہ میرے جانے کے بعد تم اسے ماں اور باپ دونوں کی محبت دو گے۔"

میں نے یتیم خانے سے ایک سال کی بچی کو اڈاپٹ کیا۔میں خود تو ماں نہیں بن سکتی تھی۔سو مجھے لگا کہ وہ بچی ہی حاسن کو زندہ رکھ سکتی تھی۔"ہم دونوں مل کر اس کی پرورش کریں گے۔تم اسے سکول چھوڑ کر آنا،میں آفس سے واپسی پر لے آؤں گا۔پھر جب یہ بڑی ہو جائے گی،تو حور تم اس کے لیے اپنی پسند کا لڑکا تلاش کرنا۔تم اس کی بہترین ماں بنو گی۔"رونے کے باعث حاسن کی ناک سرخ جب کی انکھیں سوجن کا شکار تھیں۔وہ ماننے پر تیار ہی نہیں تھا کہ مجھے اب چلے جانا تھا۔موت نے دستک دینا شروع کر دیا تھا۔پر وہ بے یقینی کی کیفیت میں تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہم اس کا نام حورین رکھے گے۔ حور کی بیٹی حورین۔" وہ نم آنکھوں سے مسکرایا۔اس کی مسکراہٹ نے مجھے سکون سے مرنے کی ہمت بخشی۔ ورنہ موت کا ڈر کسے نہیں۔

اگلے دن وہ حورین کو گود میں اٹھائے، میرے بستر کے قریب بیٹھا تھا۔

"مجھے مس کرو گے۔" میں بے وقوف نہ جانے کس سوچ کے زیر اثر پوچھ بیٹھی۔

"یاد انہیں کیا جاتا ہے۔ جو بھول جائیں۔ یقینا تمہیں دوبارہ یاد کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہو گی۔ وہ سر جھکائے آنسو گرا رہا تھا۔ "میں ہمیشہ تمہیں یاد رکھوں گی۔ ہر دیس میں، ہر بھیس میں۔ اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی۔"

میں نے کہا تو وہ مجھ سے لپٹ کر رونے لگا۔

"مت کیا کرو، ایسی باتیں، مجھے خوف آتا ہے۔ تمہیں کھونے کا خوف"۔ وہ سانس لینے کو رکا۔

"دیکھنا ہمارے تین بچے اور ہوں گے۔ اور تم گھر پر ہی ان کے لیے پیزا تیار کرنا۔

وہ امیدیں باندھ رہا تھا۔ میں اسے ایسے دیکھ کر ٹوٹتی رہی۔ وہ میرا آخری دن تھا۔

میں بیڈ پر بیٹھی، گھٹنوں پر سر جمائے، آخری سانسوں کے سہارے تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کمرے میں اندھیرا کیوں کر رکھا ہے۔ "وہ ناراض ہوتا ہوا آیا۔ وہ کھڑکی کھول کر باہر چاند کی جانب چہرہ کیا کھڑا تھا۔

"روشنی کی کمی نہیں محسوس ہوئی، یا اندھیروں کی عادت بنا رہی ہوں۔

"مجھے موت سے ڈر لگ رہا تھا، یا اس سے بھی زیادہ تنہائی کا رنج تھا۔

"ایسی۔۔۔ایسی باتیں کیوں کرتی ہو۔ اس کا رخ اب بھی چاند کی جانب تھا اور آواز بھری ہوئی۔ مطلب اس کے آنسو ابھی بھی نہ تھم سکے۔

"تم حورین کو اسی سکول میں داخل کروانا، جہاں سے ہم نے تعلیم حاصل کی تھی، اور۔۔۔اور اسے وہ سیٹ دیکھانا جہاں ہم بیٹھتے تھے۔ اور اپنی شرارتیں ضرور بتانا۔" اس بار مجھے شرارتیں یاد کر کے ہنسی آگئی، پر وہ ہنس نہیں سکا تھا۔

" میں آخری بار برمینگم کی برف باری دیکھنا چاہتی ہوں۔ " میں نے آنکھوں میں امید کے دیپ جلاتے ہوئے کہا۔ وہ چاند سے رخ موڑے میری طرف آیا۔ میرے پاؤں میں جوتا پہنایا۔ اور سہارا دے کر باہر ٹیرس پر لے گیا۔ باہر برف باری جاری تھی۔ سامنے سڑک پر بچے برف سے سنو مین بنا رہے تھے۔ مجھے اپنا بچپن یاد آگیا جب حاسن میرے لیے سومین بناتا تھا۔ میں اسے تنگ کرنے کے لیے برف کے پتلے کو گرا کر کہتی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”کیا میرے لیے ایک اور بنا سکتے ہو؟ “تو وہ تہہ دل سے کہتا ”میں تمہارے لیے ہزاروں بار سنو مین بنا سکتا ہوں۔ “ میں بہت خوش ہوتی تھی، جب بھی وہ میری کیئر کرتا تھا۔ پچھلے سال میں اور حاسن پیرس گئے تھے۔ وہاں بھاگتے ہوئے میرے پاؤں میں موچ آگئی تو وہ ضد کرنے لگا کہ واپس چل کر آرام کرو۔

اس کا میری کیئر کرنا میرے ہر غم کا مداوا تھا۔ حاسن کی موجودگی مجھے یہ بھی احساس نہ ہونے دیتی کہ میرے ماں باپ نہیں ہیں۔ ”حاسن کیا ایک آخری بار میرے لیے سنو مین بناؤ گے؟ “ میں نے اس کی ان بھوری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

”آخری بار مت کہا کرو۔ ایسے میں ہزاروں بار مرتا ہوں۔“

آنکھوں میں شکوے کی ایک رمق تھی۔ اس کا رنگ دن بدن سفید پڑ رہا تھا۔ اس نے میرا ماتھا چھوا اور نیچے سڑک پر چلا گیا۔ کچھ لمحوں بعد سنو مین مکمل ہو گیا۔ پھر وہ ہوا جس کا ہم نے تصور نہیں کیا تھا۔ وہ سنو مین کے پاس کھڑا میری جانب نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔

ٹھیک دس منٹ بعد ہم اپنے کمرے میں موجود تھے اور اگلے پانچ منٹ ہم دونوں کے لیے قیامت ثابت ہوئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”میری ایک خواہش ہے۔میں اپنا شادی والا لہنگا پہنے بالکل ویسے ہی تیار ہو کر تمہارے ساتھ کچھ گھنٹے گزارنا چاہتی ہوں۔ “ وہ اسی وقت الماری سے میرا لہنگا نکال لایا۔

میں نے اپنی شادی پر انڈین لہنگا پہنا تھا۔میں سیاہ بلاؤز، سرخ جامہ وار کا بڑے گھیر اؤ والا لہنگہ پہنے، کندھے پر بادامی رنگ کا جالی دار دوپٹہ اٹکائے، کان میں بڑے جھمکے پہنے، ماتھے پر مانگ ٹکا سجائے، ناک میں نتھنی پہنے اور بادامی رنگ کے خوبصورت بالوں کو پراندے میں قید کیے ہوئے میں شان سے چل رہی تھی۔ صرف دو منٹ میں، میں تیار ہو کر اس کے سامنے کھڑی تھی۔ یہ وہی لباس تھا جس میں میں نے اگلے پانچ سال اس نے جادوئی صحرا میں کاٹے تھے۔

” کیسی لگ رہی ہوں۔ “میں نے اپنی بھیگی پلکیں اس کی جانب اٹھاتے ہوئے سوال کیا۔ اس میں شاید جواب دینے کی ہمت نہیں تھی،اور اس نے مجھے گلے لگا لیا تھا۔اور بچوں کی طرح رونے لگا۔میرے لیے بھی خود کو مضبوط رکھنا بہت مشکل تھا۔”حورین کہا ہے۔اسے بھی لے آؤ پھر ہم ایک فیملی فوٹو بنائے گے۔ “ میں نے اسے خود سے جدا کرتے ہوئے کہا۔”وہ آیا کے پاس ہے۔میں لے کر آتا ہوں۔وہ وہاں سے جانے ہی والا تھا،جب میں نے اس کا بازو تھام لیا۔اس کی وہ غمزدہ سی آنکھیں مجھ پر ہی مرکوز تھیں۔میں نے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے اور جانے دیا۔میرے بعد تمہیں جینا ہو گا حاسن۔تم غمزدہ ہو کر کیسے رہ

www.novelsclubb.com

سکو گے۔ تمہیں خوشیوں سے وابستہ ہونا ہی ہو گا۔ میں ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ کمرے میں کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ میں پلٹی تو اس وجود نے اپنی پستول میری کن پٹی پر رکھ دی تھی۔ اسے دیکھ کر میں بہت حیران ہوئی۔ اس کا چہرہ مجھ سے بہت زیادہ مماثلت رکھتا تھا۔ بس اس کی آنکھوں کا رنگ مختلف تھا۔ اس کی ہلکی سبز آنکھیں تھیں اور میری کانچ سی بھوری آنکھیں۔

"پستول ہٹاؤ، حور کو چھوڑ دو۔" اسی دوران حاسن حورین کو کندھے پر اٹھائے کمرے میں داخل ہوتے ہی خوفزدہ سا چلایا تھا۔ حاسن کی گھبراہٹ اس کی کیفیت مجھ سے چھپی ہوئی نہیں تھی۔ "کون ہو تم حور کو کیوں مارنا چاہتی ہو۔" حورین کو زمین پر کھڑا کیے وہ چند قدم آگے بڑھا تھا۔ اس کی آنکھوں میں خوف اور بے یقینی واضح تھی۔ "وہی کھڑے رہو، ورنہ ایک ہی گولی سے اس کی کھوپڑی اڑا دوں گی۔" وہ طیش سے بولی۔ "دیکھو تمہیں جو چاہیے، میں دینے کو تیار ہوں۔ پر اسے چھوڑ دو۔" حاسن کی آواز میں نمی تھی۔ میں چپ چاپ حاسن کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں گل جہانگیر ہوں، مجھے تمہاری نہیں بلکہ اس لڑکی کی ضرورت ہے۔اس کی سانسیں چھیننے آئی ہوں۔" اس لڑکی نے کہا اور پستول پر اپنی گرفت مضبوط کی۔اس لڑکی کی آنکھوں کی وحشت واضح تھی۔ "اسے مت مارو۔وہ پہلے ہی مرنے والی ہے۔تم۔۔تم مجھے مار دو۔ہاں ٹھیک ہے تم حور کو نہیں بلکہ مجھے مارو گی۔تم اسے جانے دو گی۔" وہ شدید خوف کی کیفیت میں بول رہا تھا۔وہ میرے لیے یوں پریشان بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔گل جہانگیر نے میری ایک بات نہ سنی اور مجھے وہاں سے لیے غائب ہو گئی۔وہ ایک پری ہے، غائب ہو سکتی ہے۔یہ میں جانتی ہوں۔

اس رات وہ بہت تڑپا ہو گا۔اس نے مجھے بہت تلاش کیا ہو گا۔کتنے ہی دن اس نے سڑکوں پر خجل ہوتے بتائے ہوں گے۔اور کتنی ہی شامیں اس نے آنسوؤں میں بتائی ہوں گی۔مجھے تسلی تھی، تو اس بات کی کہ وہ ہماری بیٹی حورین کے ساتھ بہل جائے گا۔وہی اس کے اکیلے پن کی ساتھی تھی۔اور خوف اس بات کا تھا کہ وہ گل جہانگیر کو ہر حال میں برباد کرے گا۔چاہے کوئی بھی قیمت چکانی پڑے، وہ بدلہ لیے بغیر نہیں رہے گا۔غم اس بات کا تھا کہ وہ نفرت بھی اسی چہرے سے کرے گا، جس سے عشق کرتا ہے۔گل کا چہرے بالکل میری طرح تھا۔اسے دیکھ کر نہ جانے میرے بعد وہ کتنی بار مرے گا اور کتنی ہی بار تڑپے گا۔کبھی کبھی خوشگوار موڑ بھی ہمیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خوش نہیں کر پاتے۔ جیسے گل جہانگیر کے مجھے جادوئی صحرا میں قید کرنے پر مجھے علم ہوا کہ میری یادداشت جاچکی ہے۔ میں نے بھلایا بھی تو کس شخص کو حاسن بیگ کو، وہ شخص جو مجھے کبھی بھی خود سے دور نہ ہونے دیتا۔ میں اسے کیسے بھول گئی۔ جس شخص کے ساتھ جینا تھا۔ اسے ہی فراموش کر بیٹھی۔ مجھے اسی دن مر جانا چاہیے تھا، تاکہ میں اسے کبھی بھول ہی نہ پاتی۔ اور نہ ہی کبھی حاطب شہریار سے ملتی۔ اس سے محبت کر کے مجھے اپنا وجود قابل نفرت لگ رہا ہے۔

مجھے خود سے گھن آرہی ہے۔ اگر میں حاسن کو بھول بھی چکی تھی۔ پھر بھی حاطب سے کیسے۔۔۔ نہیں مجھے حاطب سے محبت نہیں بلکہ خود سے نفرت کرنی ہے۔

مجھے خود کو تکلیف دینی ہے۔ میں دوبارہ کبھی اس کے سامنے نہیں جاؤں گی۔ میں خیانت کر آئی ہوں۔ محبت میں خیانت کی گنجائش نہیں۔ مجھے اس پچھتاوے کے زیر اثر ہی زندگی گزرنی ہے۔ مجھے اب تڑپنا ہے۔ اس کی یاد میں مرنا ہے۔ یہی میری سزا ہے۔ حور اپنی آپ بیتی اور مستقبل کا فیصلہ رضیہ بیگم کی ساعت کی نظر کرتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

اب تو ہوتا ہے ہر قدم پہ گماں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہم یہ کیسا قدم اٹھانے لگے

اس بدلتے ہوئے زمانے میں

تیرے قصے بھی کچھ پرانے لگے

رخ بدلنے لگا فسانے کا

لوگ محفل سے اٹھ کے جانے لگے

www.novelsclubb.com

ایک پل میں وہاں سے ہم اٹھے

بیٹھنے میں جہاں زمانے لگے

اپنی قسمت سے ہے مفر کس کو

تیر پر اڑ کے بھی نشانے لگے

ہم تک آئے نہ آئے موسم گل

کچھ پرندے تو چہچہانے لگے

باقی

_____________◇◇◇◇◇◇________ "احمر کی موت کو ایک ہفتہ بیت چکا ہے۔زندگی بھی کتنی بیکار شے ہے نا۔دوستوں کو چھین کر نہ جانے کون سی خوشیوں سے ہمیں نوازنا چاہتی ہے۔" گل بستر پر بیٹھی کسی غیر مرائی نقطے کو گھورتے ہوئے بولی۔

"قدرت کے ہر عمل میں بہترین پوشیدہ ہوتی ہے۔ہم ناقص عقل کے لوگ اس بہتری کو جاننے سے قاصر ہیں۔" گورواس کے قریب چیئر پر بیٹھے اسے تسلی دے رہے تھے۔

"کیا میرے پر کبھی واپس مل سکیں گے؟یا پھر ہمیشہ ہی مجھے معذور پری کی حیثیت سے رہنا ہے؟" گل صدمے کی سی کیفیت میں بولی۔ملکہ گزشتہ لڑائی میں گل کے پنکھ جلا دیے تھے۔تو وہ اب اڑان نہیں بھر سکتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اسکتے ہیں۔ لیکن اس کے لیے تمہیں پرستان میں کسی سے شادی کرنا ہوگی۔" گورو نرم مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"شادی؟" وہ بستر کو گھورتے ہوئے نہ جانے کیا کچھ یاد کرنے لگی۔

"تم نے صحرائی قیدیوں کو رہا کر کے جو نیکی کی ہے۔ ہم سب اسے یاد رکھیں گے۔" گرو نے اسے خوش کرنا چاہا۔

"کیا میں اندر اسکتا ہوں۔" یہ اواز، یہ لہجہ سب کچھ گل کے کے لیے شناسا تھا۔

"اجاؤ۔" کہہ کر گرو اٹھ کر خود باہر چل دیے۔ "اب کیسی ہو۔" وہ سر جھکائے بولا۔

"دیکھ رہی ہوں کہ میری بربادی پر تم سے زیادہ تو سیاہ محل کی ملکہ بھی خوش نہ ہوگی۔ ٹھیک کہا انا؟" گل کے الفاظ میں زہر اور اواز میں قہر تھا۔ حاطب نے افسردہ نگاہ گل پر ڈالی۔ چند لمحے وہ اسے دیکھتا رہا۔

"میرا سکون تمہارے سکھ میں ہے، دکھ میں نہیں۔" احاطب کی اواز میں غم تھا اور الفاظ میں نرمی۔ گل نے غصے سے منہ پھیر لیا۔

"شادی کی رات۔۔۔" وہ بولنا شروع ہوا کہ گل نے اس کی بات کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"او۔۔۔تو تمہیں ابھی بھی یاد ہے کہ کبھی ہماری شادی ہو رہی تھی۔اور کیا کیا یاد ہے؟ " الفاظ نہیں بلکہ وہ صور پھونک رہی تھی۔حاطب نے دوبارہ بولنے کے لیے لب کھولے پھر رک گیا۔اس کا چہرہ سفید پڑ رہا تھا۔اس کے دل کا افسوس،رانج اس کے چہرے پر تحریر تھا۔

"تم میرے منہ پر انکار کا جوتا مار کر چلے گئے تھے۔تم نے کیا سوچا کہ گل جہانگیر شرمندگی سے ڈوب مرے گی یا خودکشی کر لے گی؟"وہ سانس لینے رکی۔"دیکھ لو حاطب شہریار گل جہانگیر زندہ ہے۔اگر کوئی مر چکا تھا تو وہ تمہارا ضمیر تھا یا میری محبت۔"کہہ کر گل نے رخ موڑ لیا تھا اس کا چہرہ سرخ تھا۔تنفس بھی تیز تھا۔اس کی انکھوں نے ایک سلاب امڈا وہ افسوس سے اس کے مڑے ہوئے چہرے کو دیکھتا رہا۔پھر سرد اہ خارج کرتے وہ باہر چل دیا۔چند لمحے وہ نم انکھیں لیے ڈریسنگ مرر کو گھورتی رہی۔جو کہ بیڈ سے کچھ فاصلے پر پڑا تھا۔جس میں گل کمزور بدن لیے بیڈ پر پڑی دکھائی دی۔

غریب اور امیر کا فرق کیے بنا سورج اپنی نارنجی شعائیں پوری روئے زمین پر یکسانیت سے بکھیر رہا تھا۔ان شعاؤں کی لپیٹ میں وہ شال اپنے شانوں کے گرد پہ لپیٹے ٹیرس پر کھڑی تھی۔

"گل ایک بری خبر ہے۔"زینب گل کے پاس فکر مندی کے باعث بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اف ابھی بری خبریں باقی ہیں۔" گل نے تھکن زدہ چہرہ لیے سوچا۔

"کیا ہوا ہے ؟" پھر اس نے پوچھا۔

"ازلان اور سکورٹی کو ملکہ بلقیس نے قید کر رکھا ہے۔ وہ دونوں ایک ہفتے سے قید ہیں۔" زینب کے چہرے پر فکر مندی کے تاثرات ہنوز تھے۔ گل ایک ہفتے سے بلقیس بیگم کے دیے زخموں کے باعث بے ہوش تھی۔ گزشتہ رات ہی وہ ہوش میں ائی تھی۔

"اس ملکہ کو مرنے کی اتنی جلدی کیوں ہے۔ شاید اسے زندگی پسند ہی نہیں۔ جو ہر بار گل کے راستے میں اجاتی ہے۔ میں اج سے موت کی گھاٹ اتار کر رہوں گی۔" گل نے غصیلے انداز میں کہا اور چلنے کو مڑی۔

"گل تمہاری پاورز اس وقت کم ہیں۔ اور تم اڑ بھی نہیں سکتی۔" زینب نے افسردگی سے کہا۔

"گل پاورز کی محتاج نہیں۔ انسان بن کر بھی قیامت کا منظر دکھایا جا سکتا ہے۔" گل برف نظریں زینب پر جمائے بولی۔

"حاسن بیگ کون ہے۔" زینب الجن کا شکار دکھائی دے رہی تھی۔

"حاسن بیگ۔۔۔ میں نہیں جانتی۔ کچھ ہوا ہے کیا؟ گل کے ماتھے پر شکنجیں ابھریں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

" سنا ہے ملکہ کا بیٹا ہے اور اج ملکہ اسے تخت دے رہی ہے۔ زینب خود بھی شکوک و شبہات کا شکار دکھ رہی تھی۔

" ملکہ کا بیٹا؟" گل کچھ لمحے حیرت میں گھیری سوچتی رہی۔" چلو اج اس سے بھی مل لیتے ہیں۔ کیا پتہ اسے بھی گل کا کوئی بدلہ چکانا ہو۔" گل دانت پیستے ہوئے بولی۔ وہ جہانگیر صاحب کا قتل ابھی بھی نہ بولی تھی۔

" بدلہ حاسن کو نہیں بلکہ تمہیں چکانا ہے گل جہانگیر۔" ایک نسوانی اواز نے گل اور زینب کو حیرت سے پلٹنے پر مجبور کیا۔

" ہاں گل جہانگیر۔ پارسی کی چادر اتار پھینکو۔ حاسن تمہارے ہر گناہ کی سزا تمہیں دے کر رہے گا۔ وہ تم سے بدلہ لینے ایا ہے۔" حور قدرِ حقارت و نفرت سے گل کو دیکھتے گویا ہوئی۔" کیا بک رہی ہو تم۔ ابھی ایک ہفتہ نہیں ہوا میں نے تمہیں صحرا سے ازاد کروایا۔ تم میری نیکی کا اس طرح صلہ دے رہی ہوں۔" گل ماتھے پر تیوری سجائیں بولی۔" اور کس بدلے کی بات کر رہی ہو تم ہاں۔" گل شال سنبھالتے حور کے قریب اکھڑی ہوئی۔ حور نے انکھوں دیکھا وہ پانچ سالہ پرانا منظر بتایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہارا دماغ جل گیا ہے کیا یا پی کرائی ہو تم۔ تم کہہ رہی ہو کہ میں۔۔۔یعنی گل جہانگیر تمہاری گھر سے تمہیں اغوا کرنے گئی تھی اور پھر تمہیں میں نے ہی صحرا میں پہنچایا۔" گل کا اشتعال بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔وہ غصہ کم کرنے کی خاطر تیز تیز سانس لینے لگی۔

توکیا میں جھوٹ بول رہی ہوں۔ حور بھی پھٹ پڑی۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا سمجھی تم۔ان فیکٹ مجھے تو جادوئی صحرا کا علم ہی نہیں تھا۔میں تو تم سے ابھی اس روز زندگی میں پہلی بار ملی تھی،جب میں نے تم سب کو آزاد کروایا۔" غصے سے اسکے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔

"میں نے خود دیکھا تھا۔اب تم جتنے بھی جھوٹ بولو حاسن تمہیں نہیں چھوڑے گا۔جانتی ہو تم نے اسے کتنا تڑپا یا ہے۔وہ ہر پل تڑپا ہوگا۔" حور کی آواز میں گہرے دکھ کا رنگ تھا۔

"دیکھو حور میری زندگی پہلے ہی عذاب بن چکی ہے۔میری مشکلات کو بڑھاوا مت دو۔" گل نے اپنے غصے کو کم کرتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا۔

"حور سچ کہہ رہی ہے۔گل وہ سب تو نے ہی کیا تھا۔" وہ تینوں اس آواز کی سمت میں دیکھنے لگ گئیں۔اب کی بار رضیہ بیگم بولی تھی۔وہ ان کی طرف آ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکھیں رضیہ بیگم اپ غلط کہہ رہی ہیں۔میں نے ایسا ویسا کچھ نہیں کیا۔میں نے تواج تک حاسن بیگ کو دیکھا بھی نہیں۔"گل کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔اسے اپنا دماغ پھٹتا محسوس ہوا۔

"درحقیقت اس وقت تم دونوں ہی ٹھیک ہو۔حور جسے تم نے دیکھا۔وہ گل کی شکل میں کوئی اور تھا۔جس نے حاسن اور تمہیں دھوکہ دیا۔تاکہ ساراالزام گل پر اجائے۔"رضیہ بیگم نے پر فسوں چہرا لیے کہا۔وہ سب سوچ میں پڑ گئے۔

"پھر کس نے یہ سب کیا؟"حور نے دریافت کیا۔

"کچھ دیر بعد تم دونوں جان جاؤ گی۔"کہتے رضیہ بیگم چل دی۔

www.novelsclubb.com

"کیا خیال ہے ماں.اپ کے وار سے مر تو نہیں گئی وہ گل۔"حاسن پینٹ کوٹ پہنے،باریک داڑھی مونچھیں،چمکتے سیاہ بال جیل کی مدد سے پیچھے کو سیٹ کیے اج کی تقریب کے لیے تیار تھا۔

"نہیں وہ مر نہیں سکتی۔میں نے بس اسے درد دیا ہے۔وہ کہہ کر کچھ دیر کے لیے چپ ہو گئی۔ بلیس بیگم کے انداز میں کچھ عجیب سا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا اپ اسے مار پائیں گیں۔" اس بار وہ مشکوک نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔ جب کہ وہ چپ چاپ نظریں چرا رہی تھی۔

"چلو سیاہ محل چلتے ہیں۔ تقریب کا وقت ہو چلا ہے۔" ملکہ نے عنوان بدلتے کہا۔

"اپ لان میں میرا انتظار کریں۔ ایک کام رہ گیا ہے۔ وہ کر لوں پھر چلتے ہیں۔ حاسن نے کہا اور بلگیز بیگم باہر کو چل دیں۔ وہ چلتا ہوا الماری کے پاس گیا الماری میں سے ایک فوٹو فریم نکالا۔

"حور میں تمہیں بالکل بھی مس نہیں کر رہا میں نے کہا تھا نا کہ یاد وا نھیں کیا جاتا ہے جنہیں ہم بھول جائیں۔ یہ پانچ سال کا عرصہ بھی تمہیں میرے دل و دماغ سے نہیں نکال پایا۔" وہ تصویر میں مسکراتی حور کے چہرے پر ہاتھ پھیر رہا تھا اس کے سینے میں کچھ ٹوٹ رہا تھا۔ پر کیا۔ شاید دل

-

"اج میں گل جہانگیر کو موت کی نیند سلاؤں گا ٹھیک ہے ایسے ہی جیسے اس نے تمہیں ۔۔۔۔" وہ کہتے کہتے رک گیا انسوؤں کا ایک قطرہ فوٹو فریم پر گرا۔ اچانک اسے وہ کمرہ دھندلا دکھائی لگنے لگا۔ اس نے فورا فریم رکھا۔

www.novelsclubb.com

تم میرے وجود میں روح کی طرح ہو۔ تم میری ہو حور۔ تم صرف حاسن بیگ کی ہو۔ جلدی ملیں گے کسی اور دیس۔ میں کسی اور بھیس میں۔ کہہ کر اس نے الماری بند کرنے سے پہلے حسب معمول اپنی پاکٹ میں رکھنے کے لیے حور کی برسوں پرانی پائل تلاش کی۔

"یہ پائل اور حورین دونوں حور کی امانتیں ہیں انہیں دل سے لگا کر رکھنا۔" حور کی بات اسے یاد ائی۔ اس نے حسب معمول پائل کو پاکٹ میں رکھنے کے لیے تلاش کرنا چاہا۔ لیکن اج اسے پائل نہ ملی۔ وہ کچھ پریشان ہو گیا۔

"چلو حاسین دیر ہو رہی ہے"۔ ملکہ نے باہر سے اواز دی تو وہ حیرت میں ڈوبا باہر اگیا۔ حورین اس وقت سکول گئی تھی۔ وہ پانچ سال کی عمر سے سکول جا رہی تھی۔ ان پانچ سالوں میں اس نے واقعی حسن کو زندہ رکھا تھا۔ اس کی ننھی اور میٹھی بات اس کا غم ہلکا کرتی تھی۔

"ازلان کے بچے کہاں غائب تھے۔ صبح صبح۔" رسیوں کی مدد سے پلرز کے ساتھ بندی سکوٹی نے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ماما نے مجھے ازاد کر دیا تھا۔تو میں ایک ضروری کام کرنے گیا تھا۔" وہ پلرز سے چند قدم کے فاصلے پر پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔

"اللہ پوچھے تیری ماما کو اچھی بلی میں برمنگم برف باری دیکھ رہی تھی۔بیکار میں مجھے پاکستان لے ائی۔اب میں وہاں کبھی نہیں جا پاؤں گی۔" وہ اپنی ازلی معصومیت چہرے پر سجائے بولی۔

"خدایا۔مجھے تو لگا تم میری ماما کی بے انصافی کی بات کرو گی۔لیکن تمہیں تو برمنگم کی برف باری کی پڑی ہے۔" وہ اس کی عقل کا ماتم کر رہا تھا۔

"دفع کرو بے انصافی کو۔یہ شاہی لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔" وہ اہستہ سے سرگوشی کرنے لگی۔" ویسے اچھے ہی ہوتے ہیں۔ان کی وجہ سے ہم غریب برمنگم دیکھ لیتے ہیں۔کیا روئی کی طرح برف دکھ رہی تھی یار اف۔" اسے شاید ابھی بھی برف باری دکھ رہی تھی۔ازلان اسے دیکھ کر پہلے ماتھے پر بل لیے حیران ہوا۔پھر مسکرانے لگا۔

"اگر تم چاہو تو ہم ہمیشہ کے لیے برمنگم رہ سکتے ہیں۔" ازلان کے ہونٹوں پر شرارت کا رنگ تھا

۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کمینے لائن مار رہا ہے مجھ پر۔۔" وہ غصے سے دیکھنے لگی۔ "اچھا کوئی بات نہیں۔ خوبصورت لوگوں پر لائن مارنا جائز ہے۔" وہ کہتے ہیں شرمانے لگی۔ جب ازلان کھل کھلا کر ہنسنے لگا۔

"تمہارا ابھی کوئی جواب نہیں رکشہ۔۔" وہ کہہ کر ہنستا چلا گیا۔

"اے شاہی گدھے۔ تم ہوگے رکشہ۔ مجھے صرف سکوٹی کہو سمجھے۔۔" وہ مصنوعی غضب سے بولی۔

"ویسے وہ تمہاری جلاد ماں ہے کہاں؟ کہیں اج میرا سر تو نہیں اڑانے والی۔: سکوٹی کے چہرے پر فوراہی مسکینیت نے ڈیرا ڈالا۔

"شرم کرو۔ تمہاری ہونے والی ساس ہے وہ۔" ازلان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"چل کمینہ کہیں کا۔" وہ ناراضگی سے سر جھٹکتے بولی۔

"سیاہ محل کی ملکہ تشریف لا رہی ہیں۔" ایک سپاہی نے اواز لگائی۔ سب سپاہی چوکنا ہو گئے۔

"اگئی بڑھیا آفت کی پڑیا۔۔" سکوٹی بڑبڑائی۔

"اج میں اپنا تاج اور اس محل کی حکمرانی اپنے وارث حاسن بیگ کو دیتی ہوں۔ اب یہی اس محل کا کرتا دھرتا اور یہی تم سب کا اقا ہے۔ سب اپنے نئے مالک کا استقبال کرو۔" ملکہ نے کہتے ہوئے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

محل کے بڑے دروازے سے داخل ہوتے ہوئے حاسن بیگ کی جانب اشارہ کیا۔شاہی دھن پورے محل میں گونج اٹھی۔سب سپاہی قطار میں کھڑے اپنے نئے اقا کا استقبال کر رہے تھے۔وہ پینٹ کوٹ پر اوور کوٹ،سیاہ چشمہ انکھوں پر سجائے اور بال پیچھے کو کھڑے کیے بڑے جاہ و جلال سے چلتا ارہا تھا۔

"نسا اپنے نئے اقا کے سر پر تاج سجایا جائے۔"جب وہ ملکہ کے قریب پہنچ گیا تو ملکہ نے بڑے رعب سے کہا۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے بلقیس بیگم۔اپنے مہمانوں کا انتظار ہی کر لیتی۔تلوار کی طرح تیز اواز نے ملکہ اور حاسن بیگ کو بت بنا دیا۔حاسن دروازے کی طرف پیٹ کر کے کھڑا تھا۔جبکہ ملکہ کا رخ دروازے کی جانب تھا۔نساء جو کہ ہاتھ میں چمکتا تاج لیے کھڑی تھی۔وہ بھی ساکت رہ گئی۔

"بیٹے کی گدے نشینی پر بیٹی کو بلانا کیسے بھول گئی۔ڈیئر مدر۔"گل کے ہونٹوں پر طنز تھا۔

"رسی جل گئی پر بل نہیں گیا۔"ملکہ کے ہونٹوں پر استزاحیہ مسکراہٹ تھی۔"تم یہاں کس خوشی میں ائی ہو بن بلائی معذور پری۔"ملکہ نے ماتھے پر تیوڑی سجائے مزید کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پرستان کی ہونے والی سلطانہ چھوٹی موٹی اور معمولی تقریبات میں جانے کے لیے معمولی لوگوں کی اجازت نہیں لیتی۔" گل سیاہ ساڑی پہنے، سیاہ سلکی بالوں کو کرل کیے ایک کندھے پر گرائے ہوئے بڑی شان سے چلتی ارہی تھی۔ جبکہ ہلکی سبز انکھیں کاجل کے باعث قیامت ڈال رہی تھیں۔ ملکہ دانت پیستی رہ گئی۔

" اوپیارے بھیا۔ بہنا سے ناراض ہو۔ادھر اپنی منہ دکھائی تو کرو۔" گل نے اپنی جانب پیٹھ کیے حاسن کو متوجہ کیا۔ جب وہ پیچھے کو نہ مڑا تھا تو گل نے صدا لگائی۔

"ازلان دیکھو ہمارے بھیا کتنے روڈ ہیں۔ مجھ سے بات بھی نہیں کر رہے۔" گل نے سکوٹی کے قریب جم کر کھڑے ازلان کو متوجہ کیا۔ ازلان مترحم نگاہوں سے گل کو دیکھنے لگا۔

"تو کیسا لگا مجھ سے مل کر پیاری گل جہانگیر۔" حاسن کی اواز نے نہ صرف گل کو اپنی جانب متوجہ کیا۔ بلکہ اس سے ٹھٹکنے پر بھی مجبور کر دیا۔ گل کا چند لمحے پہلی والا کانفیڈنس اور اوور کانفیڈنس ہوا ہوتا دکھائی دیا۔ س کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اسے انکھوں دیکھے پر یقین ہی نہیں ارہا تھا اس نے پلکیں جبکہ دوبارہ دیکھا تو وہ نظر کا دھوکا نہ تھا وہ حقیقت میں تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم۔۔۔۔تم۔۔زندہ ہو۔۔"اب وہ بولی تو اواز اتنی مدھم تھی کہ صرف گل کو خود کو ہی سنائی دی۔اس کی انکھوں میں پانی کی باریک لکیر دکھنے لگی۔اسی پل ایک بے رنگ موتی اس کی ہلکی سبز انکھوں سے جدا ہو کر اس کے گالوں پر لڑھک گیا۔

"احمر۔۔۔"وہ پھر اہستہ اواز میں بولی۔پھر چند لمحے بعد اس نے خود کو بھاگتے پایا۔انسو دونوں انکھوں سے رواں تھے۔جب کہ وہ انکھیں صرف احمر کے چہرے پر ٹھہرائے ہوئے بھاگ رہی تھی اس کی ساڑھے کا پلو اس کی پیروی میں ہوا میں جھول رہا تھا۔اونچی ہیل نے سیاہ محل میں ٹپ ٹپ کی اواز پیدا کی۔وہ بھاگتے ہوئے توازن قائم نہ رکھ پائی۔وہ دھڑام سے زمین پر گری۔چند قدم کی دوری پر کھڑا ازلان چہرے پر فکر مندی کے تاثرات لیے اسے تھامنے کے لیے بڑھنے لگا۔اسے گرتا دیکھے احمر کے بھی لب "او" کی صورت میں کھلے اس نے غیر ارادی طور پر اپنا ہاتھ بڑھایا پھر فوراً ہاتھ نیچے گرا لیا۔جب کے گل نے احمر کو دیکھتے ہوئے ازلان کو روک دیا۔وہ خود کھڑی ہوئی۔وہ دوبارہ پھولی ہوئی سانس اور بہتے انسو سمیت تیز قدموں سے احمر کے ان سامنے جا رکی۔

"تم۔۔۔تم واقعی زندہ ہو۔۔واقعی ناں۔۔"گل احمر کے منہ ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنی شک کو دور کر رہی تھی۔جب کہ احمر نے غصے سے گل کا ہاتھ اپنی چہرے سے ہٹایا۔

www.novelsclubb.com

"میں حاسن بیگ ہوں۔جو برسوں سے احمر بن کر تمہارے ساتھ رہا۔" وہ مشتعل ہوتے ہوئے بولا۔

"نہیں۔۔میں نے مانتی۔تم۔۔تم بس احمر ہو۔تم گل کے دوست ہو تم زندہ ہو۔" وہ روتے ہوئے اس کی گال کو چھو رہی تھی۔وہ اس وقت یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ وہ کیا کرے۔

"میں حاسن بیگ ہوں۔میرا تم سے صرف ایک ہی تعلق ہے۔صرف ایک تعلق ہے۔وہ بھی نفرت کا۔" وہ دانت پیستے ہوئے مشتعل ہوا۔

"میں۔۔۔میں جانتی ہوں تم مذاق کر رہے ہو۔ویسے بھی میرا دوست ہے احمر کسی کو دھوکہ نہیں دیتا۔

"کتنی بار کہا ہے میں تمہارا دوست نہیں ہوں۔ہم دوست نہیں ہیں گل جہانگیر۔" اس بار وہ غصے سے چلایا۔

"تمہیں۔۔۔تمہیں کارٹون موویز پسند ہے نا۔میں تمہارے لیے بہت سی موویز لے اؤں گی ناراض مت ہو اور کبھی مت مرنا۔مجھے کبھی میں چھوڑ کر بھی مت جانا۔" چند لمحے پہلے کا ایٹیٹیوڈ نہ جانے کہاں گیا تھا۔وہ بچگانہ وار روتی اس کی منہ پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے حور سے محبت ہے۔ جسے تم ختم کر چکی ہو۔ تم نے میری حور کو مجھ سے چھین لیا ہے۔ تم قاتل ہو میری محبت کی۔" حور کے نام پر احمر کی انکھوں میں بے رنگ پانی کی ایک تہہ دکھائی دی۔ وہ چہرہ موڑے انسوؤں کو اندر اتارنے لگا۔

"تم حور کی کی بات کیوں کر رہے ہو۔ میں تمہاری دوست ہوں۔ تم جانتے ہو میں۔۔ میں اس دن کتنا روئی تھی جب۔۔۔ جب تم مجھے لگا میں نے تمہیں ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہے۔"

اس کا ہاتھ اب بھی احمر کے کندھے پر تھا۔

"تم نے حور کو مار کر مجھے زندہ در گور کر دیا ہے۔ میں مر چکا ہوں گل جہانگیر۔ مبارک ہو تم مجھے پانچ سال پہلے حور کے ساتھ ہی مار چکی ہو۔ تم مجھے اس کے ساتھ ہی زندہ دفنا چکی ہو۔" اس بار وہ غم وغصے سے چلایا۔ احمر کی سرخ ہوتی انکھوں سے آنسو کا ایک قطرہ باہر نکلا۔ اس نے غصے سے گل کا ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹکا۔

"تم ایسا کیوں کر رہے ہو۔ میں۔۔۔ تم اپنے دوستوں کو دغا کیسے دے سکتے ہو۔ اج گل جہانگیر بھی مر چکی تھی۔ اس کی دوستی نے اس کے جذبات کا بے رحمی سے خون کر دیا تھا۔

"چلو گل یہاں سے چلتے ہیں۔" ازلان نے گل کو کندھوں سے تھاما۔

"ایسی کیسے چلتے ہیں۔دیکھو میرا دوست زندہ ہے۔ کتنی اچھی بات ہے۔ کتنی بڑی خوشخبری ہے۔مجھے کہیں نہیں جانا۔میں دوبارہ اپنے دوست کو کھونا نہیں چاہتی۔"

وہ روتے ہوئے چلائی۔احمر نے اپنی انکھوں کے کنارے انگلیوں کی مدد سے پوچھے اور رخ موڑ لیا۔

"بہت ہو گیا گل۔ چلو یہاں سے۔"اس بار وہ اسے کھینچتے ہوئے سے زبردستی لے گیا۔

"ارے ازلان کے بچے مجھے بھی لے جاؤ ورنہ تمہاری ڈائن ماں ایک چٹکی میں میرا کچرہ کر دے گی۔"سکوٹی نے ازلی معصومیت چہرے پر سجائے خود کلامی کی۔ازلان اور گل سیاہ محل سے جا چکے تھے۔

"نساتم احمر۔۔میرا مطلب حاسن کو تاج پہنا ہو۔"ملکہ نے ششوپنج میں مبتلا ہوتے ہوئے حکم دیا ۔

"باڑ میں گئی تاج پوشی۔"وہ تاج پیچھے دھکیلتا باہر کی جانب چل دیا۔اس کی خوشی نظر بد کا شکار ہو چکی ہے شاید۔ملکہ افسوس سے اسے جاتا دیکھتی رہ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا ملکہ اس بات سے واقف ہیں کہ صحرائی قیدی رہا ہو چکے ہیں؟ رضیہ بیگم نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔"میرا خیال نہیں۔ ماما اپنے بیٹے حاسن میرا مطلب اپنے چہیتے بیٹے احمر کی تاج پوشی میں مصروف ہیں۔" وہ ناپسندیدگی سے گویا ہوا۔"اس کا مطلب ابھی ہم محفوظ ہیں"۔ وہ سرد آہ لیتے بولیں۔"آپ پریشان مت ہو رضیہ آنٹی۔ میرے ہوتے ہوئے وہ کسی کو کچھ نہیں بولے گیں۔ وہ تسلی آمیز لہجے میں بولا۔ گل بہت قسمت والی ہے جو اسے تم جیسا بھائی ملا۔ رضیہ بیگم نے ازلان کو خوبصورت مسکراہٹ سے نوازا تو وہ بھی مسکرایا۔

"یہ حاطب نظر نہیں آرہا۔ اور باقی قیدی کہاں ہیں۔" ازلان نے سوال پوچھا۔

"حور اور حاطب سب لڑکیوں کو ان کے گھر تک پہنچانے گئے ہیں۔ سب بہت اچھے بچے ہیں۔ اور حور وہ تو ہیرا ہے ہیرا۔" رضیہ بیگم بتا رہی تھیں۔

"کاش اس دن حاطب نے میرا یقین کر لیا ہوتا تو نہ گل آج یوں اداس ہوتی اور نہ ہی میں اپنی بہن سے دور ہوتا۔" ازلان چند لمحے قبل رضیہ بیگم کو گل کی شادی والے واقعات بتا چکا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرے بچے تم پریشان مت ہو۔ بہنیں اپنے بھائیوں پر بڑا مان کرتی ہیں۔ گل بھی تمہارا یقین کر چکی ہو گی۔ بس برے وقت نے اس کے جذبات برف کر دیے ہوں گے۔" وہ افسردگی کی کیفیت میں بول رہی تھی۔

"شاید آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں"۔ ازلان نے گہری سانس لی تھی۔

-----؟--------

مخالف سمت میں کھڑی عمارتوں کے بیچ و بیچ موجود روڈ گاڑیوں کے سیلاب سے کھچا کھچ بھرا تھا۔ وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی بظاہر تو باہر کی دنیا دیکھ رہی تھی۔ مگر اصل میں وہ اندر کے طوفان سے لڑ رہی تھی۔ حور پریشان لگ رہی تھی۔

آپ پریشان کیوں ہیں"۔

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے حاطب نے کار ڈرائیو کرتے ہوئے پوچھا۔ "پریشان نہیں ہوں بس ایک گناہ کر بیٹھی ہوں۔" اس کا لہجہ بہت عجیب سا تھا۔

" کیسا گناہ" حاطب روڈ سے نظر ہٹائے اسے دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"شرک کیا ہے۔ کیا وہ معاف ہو سکتا ہے". حاطب سمجھ چکا تھا کہ وہ کس بارے میں بات کر رہی ہے۔ وہ اس کا مطلب جان چکا تھا۔ اس کے بعد وہ چند لمحے چپ رہ کر ڈرائیو کرتا رہا۔ "کس حد تک شرک کیا"۔ بات جاری رکھتے ہوئے، پوچھا۔

"مطلب "حور نے خود کو کہتے سنا۔

" مطلب کیا تم نے مجھ سے تنہائی بانٹی یا خدا کی حدود کو پامال کیا؟ کیا ایسا کچھ ہوا"؟ اور پھر یک دم اس کے بریک لگانے سے حور کچھ پریشان ہوئی۔ "آپ غلط سمجھ رہے ہیں، میں ایسی کسی الجھن کا شکار نہیں "

"اگر تمہاری جگہ گل کی یادداشت چلی جاتی اور وہ احمر سے محبت کر بیٹھتی تو میں کبھی بھی اسے گنہگار نہ کہتا وہ تب بھی شرک سے پاک کہلاتی"۔ حاطب کسی استاد کی طرح سمجھا رہا تھا۔

"پر گناہ تو ہے نا وہ ابھی اپنی بات پر قائم تھی جو ہوا وہ گناہ نہیں بلکہ ایک فطری عمل ہے مخالف جنس کے لوگوں میں ایک ساتھ رہنے سے ایسے جذبات غالب آ سکتے ہیں۔ جنہیں میں اٹریکشن اور آپ محبت کہتی ہیں اور آپ اپنے حاسن سے۔۔۔ یا احمر جو بھی ہے۔۔۔ اسے بھول چکی تھیں تو پھر وہ فطری عمل شرک کیسے بن گیا۔ کیا آپ نے یہ جان بوجھ کر کیا؟" حاطب کا لہجہ حد درجہ نرم تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

" نہیں" وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔

"جو ہوا وہ بس ایک بھول تھی جو آپ انجانے میں کر بیٹھی، آپ بے قصور اور پاک دامن ہیں۔ تو ایسے شرک جیسی اصلاحات اپنے ساتھ مت منسوب کرے اور احمر کے سامنے چلی جائیں۔ وہ آپ کا شوہر اور اس کی محبت کی حد تو آپ دیکھ ہی چکی ہیں"۔ وہ اب کچھ بہتر محسوس کر رہی تھی ۔حاطب نے گاڑی دوبارہ ڈرائیو کرنا شروع کردی، اسکے ذہن میں حاطب کی گہری بھوری آنکھیں چھاپ چھوڑ چکی تھیں، وہ لاکھ چاہنے کے باوجود بھی حاطب کو بھلانے سے قاصر تھی، جانتی تھی کہ محبت ایک ناسور ہے مجھے اس ناسور کا حق ادا کرنا ہو گا۔ مجھے سب بھولنا ہو گا۔ کیونکہ میرے دل پر اس کا حق ہے، جو پانچ سالوں سے میری یاد میں خاک ہو رہا ہے۔ وہ عمارتوں کی بلندیوں کو دیکھتی دل ہی دل میں خود کو سمجھا رہی تھی۔ مجھے صحرا کی محبت صحرا میں ہی دفن کر دینی چاہیے۔ مجھے اپنے دل کو مارنا ہو گا۔ اس آدمی کے لیے جو شب و روز میرے لیے مرتا رہا ۔بس اب بس۔ اب مجھے اس کی یاد سے رخصت ہو جانا ہے۔ حور نے دل میں سوچتے ہوئے اپنے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آنسوؤں کو پونچھا اسے اب ایسے ہی دل کو مار کر جینا تھا۔ رشتوں کے لیے دل مارنے پڑتے ہیں۔ تب کہیں جا کر خلوص کا مقام آتا ہے۔ صحرائی محبت کا سفر تمام ہوا تھا۔ اب قافلوں کو منزلوں کی جانب بڑھنا تھا۔ 🍀

فوٹو فریم میں گل اور احمر کی دو سال پرانی تصویر تھی۔ جب وہ اپنے دوستوں کے ہمراہ پہاڑوں کی سیر کو نکلے تھے۔ وہ فوٹو فریم تھامے نہ جانے کس سوچ میں گم تھی۔

" اس نے تمہیں دھوکہ دیا ہے کیا تم اسے معاف کر دو گی"۔ گل نے ازلان کی آواز سنی تو وہ فوٹو فریم سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر مڑی۔ "میرا دوست زندہ ہے میرے لیے یہی کافی ہے ویسے بھی اسے دھوکہ دیا گیا ہے اسے اس کی محبت سے دور کیا گیا". وہ کسی سوچ میں گم بولی۔

" کیا دھوکے اتنی جلدی معاف کیے جاتے ہیں ازلان حیران ہوئے بغیر نہ رہ پایا۔

" بالکل نہیں۔ پر اگر دوکا کوئی اپنا دے تو رشتوں کی بحالی کے لیے معافی واحد حل ہوتی ہے۔ تم سمجھ نہیں رہے وہ میرا دوست جو میری نظروں کے سامنے تڑپ تڑپ کر مر رہا تھا میں اسے بچانہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پائی، بے بسی سے روتی رہی آج اگر اچانک زندہ ہو کر میرے سامنے آجائے تو تم خود بتا دو، ناراض ہوں گی یا خوشی سے پاگل۔ "

وہ نم آنکھوں سے مسکرائی "مطلب تم ذرا بھی ناراض نہیں "نہ جانے وہ کس امید پر پوچھ رہا تھا۔

"نہیں سارا سچ جان کر میں بس یہی چاہتی ہوں کہ وہ خوش رہے اور لمبی عمر پائے۔ کیونکہ دوستوں کو ہمیشہ خوشی رہنا چاہیے۔ "اب کی بار گل کی انکھوں سے خوشی کے آنسو چھلکے۔

"پھر پانچ سال پہلے مجھے کیوں معاف نہیں کیا۔ "اس کے چہرے پر واضح شکوہ تھا۔ " تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں نے اس الزام پر یقین کر لیا "۔ گل کی آواز میں دکھ تھا۔

"پھر شادی کے بعد تم نے کوئی بات بھی تو نہیں کی ". وہ اب شکواہ کنا نظر سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔ "اس لمحے میری شادی ٹوٹی تھی تم جانتے ہو جب کسی لڑکی کی بارات واپس چلی جائے تو وہ کیا محسوس کرتی ہے . "خود کو سنبھالے رکھی۔ "مجھے بھی اس وقت چپ لگ گئ تھی۔ میں کتنی بھی مضبوط ہو جاؤں پھر بھی وہ غم تازہ ہے اور تم نے کیا، کیا؟ میرے ساتھ رہنے کی بجائے میرا غم بانٹنے کی بجائے بیگ اٹھایا اور چلے گئے کیا میں یہ سلوک ڈیزرو کرتی تھی۔ "۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب گل کی آنکھوں میں شکوے کا رنگ تھا۔" مجھے معاف کر دو، مجھے تمہارا سامنا کرتے ڈر لگتا تھا۔" وہ نظر چرا رہا تھا۔ شاید اب وہ آنسو چھپا رہا تھا۔

"میرا یقین کرو، ازلان میں نے کبھی بھی تمہارے کردار پر شک نہیں کیا۔" وہ قریب ہو کر اس کا آنسوؤں سے تر چہرہ ہاتھوں میں لیے ہوئے تھی،"میں جانتی تھی کہ وہ الزام بے بنیاد اور بے وقعت ہے۔ میرے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں مجھے اپنے بھائی پر بھروسہ ہے وہ نرم مسکراہٹ لیے سے کہہ رہی تھی۔

"واقعی" وہ روتے ہوئے، خوشگوار حیرت سے دوچار ہوا۔

"میں نے شادی کے دن تمہاری وکالت بھی تو کی تھی نا،" ایک لمحے کے لیے بھی تم پر شک نہیں کیا۔ بس تمہارا چلے جانا بہت ہرٹ کیا۔ تم جانتے تھے کہ تم میرا مضبوط سہارا ہو لیکن تم پھر بھی چلے گئے۔ گل کے آنسو افسوس کے رنگ میں رنگے تھے۔

" نہیں آئندہ کبھی نہیں جاؤں گا۔ میں اپنی بہن کا ساتھ دوں گا"۔ وہ گل کے آنسو پونچھ کر گلے لگا رہا تھا۔ اچانک ہی باہر سے دھماکے کی اواز سنائی دی۔ وہ دونوں چونک گئے۔ امبر پری دوڑتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔" گل وہ ملکہ اس محل پر حملہ کر رہی ہے بیرونی دیواریں وہ گرا چکی ہے"،۔ امبر پری ہانپتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سو آخری جنگ کا وقت ہو چلا۔ بلقیس بیگم کو منہ کی کھانی ہو گی۔" گل کی نرمی ہوا ہوئی۔ وہ اٹھ کر چلنے لگی کہ ازلان نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

"گل وہ ہماری ماں ہے اس بات کا خیال رکھنا۔ ازلان نے انتہائی نرمی اور امید سے کہا۔ گل افسوس سے لب کاٹنے لگی اس نے ازلان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور بے بسی سے لمبی سانس لی۔

ملکہ اپنی جادوئی فوج کے زریعے گل کے اس محل کو نیست و نابود کر رہی تھی۔ جو گل نے چند دن پہلے جادو سے تیار کیا تھا۔ سیاہ لباس میں لپٹی ملکہ کی فوج دیواروں میں جادوئی گولیوں سے چھید کر رہی تھی۔

"آپ رک کر کھیل دیکھیں ماں آج گل جہانگیر کی تباہی ہے۔ آپ کیوں ان بے جان دیواروں پر وار کر رہی ہیں"۔ احمر یعنی حاسن شان بے نیازی سے بولا "کیا مطلب کہیں تم گل کو مارنا تو نہیں چاہتے"۔ بلقیس بیگم نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

"میں اسے مار نہیں پاؤں گا اسے ایک زخم بھی نہیں دے پاؤں گا"۔ وہ نظر چرا رہا تھا۔ نفرت کی جنگ میں نہ جانے کب میں اس کا دوست بن گیا۔ گل سے دوستی میں نے محض بدلے کے لیے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کی تھی۔ معلوم نہیں وہ کیسے حقیقت کا روپ اختیار کر گئی۔ "وہ پریشانی سے زمین میں گھڑتا جا رہا تھا۔

" تو پھر " ملکہ نے پوچھا۔

"آپ ماریں گی اسے کیونکہ میں گل کو حور کا قتل معاف نہیں کر سکتا۔ کسی صورت نہیں" اب اس نے چہرہ اٹھایا تو آنکھوں میں ہلکی سی نمی تھی۔ بلقیس بیگم کچھ بولنے کی بجائے لب کاٹتی رہ گئی۔

" کس حق سے اس محل پر وار کر رہی ہو تم "۔ محل سے باہر نکلتی امبر پری رعب ودبدبے سے بولی۔ "تم یہاں۔۔ تمہیں کس نے آزاد کروایا۔" ملکہ حیران ہوئی پھر اڑ کر امبر پری کے پاس جا کر اس کا گلا پکڑ لیا۔

"بولو کس نے تمہیں آزاد کروایا اور کون کون آزاد ہوا۔ ملکہ اپنی غضب ناک آواز میں بولی۔

سب آزاد ہیں۔ " "گل جہانگیر تمہیں مات دے چکی ہے۔" امبر پری نے اپنا گلا آزاد کروایا اور لفظ چباتے ہوئے بولی۔ ملکہ کو پسینے چھوٹنے لگے۔ اس نے مڑ کر ایک نظر احمر کو دیکھا جو کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حیرت سے دوچار انہیں دیکھ رہا تھا۔اگر احمر تک یہ بات پہنچی تو تمہاری موت انہی ہاتھوں سے ہو گی" ملکہ دھیمی آواز میں کہتی اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔

"سارا محل خاک میں ملا دو۔" ملکہ نے سرخ ہوتی نگاہیں امبر پری کے چہرے پر جمائے ہاتھ بلند کرتے ہوئے سپاہیوں کو حکم دیا۔ملکہ حیران رہ گئی کہ ملکہ کے حکم کے باوجود بھی سپاہیوں نے ایک قدم آگے نہ بڑھایا ملکہ نے اپنے بدترین خدشات کو مدنظر رکھتے مڑ کر دیکھا تو وہ غصے سے لب کاٹتی رہ گئی۔ان کے سپاہیوں کے اوپر سرخ آب کے قطرے بارش بن کر برس رہے تھے۔ جبکہ گل ان پر سرخ آب کی بارش برسا رہی تھی۔

" کیسا رہا؟ ملکہ بلقیس جانتی ہو یہ سرخ آب کہاں سے آیا اور کیا کچھ کر سکتا ہے" گل نے استہزائیہ لہجے میں کہا تو ملکہ کو سانپ سونگھ گیا۔یہ جادوئی صحرا سے آیا سرخ پانی ہے،اور سب قیدی بھی باہر آ چکے ہیں گل جہانگیر کی جیت قبول کر لو سیاہ محل کی ملکہ۔" گل نے ایک مخصوص مسکراہٹ لیے شان بے نیازی سے کہا۔

"جادوئی صحرا کے قیدی؟"۔۔۔احمر نے قدر حیرت سے ماں کی جانب دیکھا۔تو وہ نظریں جھکا گئیں۔ابھی وہ اسی طرف دیکھ رہا تھا۔کہ اسے اپنے سر کے پیچھے کچھ چبھتا محسوس ہوا۔وہ جان گیا تھا کہ کوئی پسٹل تانے کھڑا ہے۔احمر نے اپنے دونوں ہاتھ کھڑے کر دیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

" سکوٹی کو کبھی ہلکامت لینا " لیکن حاسن عرف احمر نے سکوٹی کی آواز پر فوراً ہی بازو نیچے کر لیے، "اب میرا اتنا بھی برا وقت نہیں آیا کہ تم جیسی نکمی جادو گرنی سے ڈر جاؤں" احمر نے سکوٹی کو ہلکا لیتے ہوئے کہا۔ "کمینے تھوڑا سا تو ڈرنے کی ایکٹنگ کر ہی سکتے ہو نا۔ گل میری طرف دیکھ رہی ہے۔ بعد میں میرا مذاق اڑائے گی"۔ احمر مڑا تو وہ شکل بسورے کہہ رہی تھی۔ "سکوٹی میری تمہارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں بہتر یہی ہے کہ تم ابھی فرار ہو جاؤ اگر ماری گئی تو گلا مت کرنا"۔ احمر سپاٹ لہجے میں بولا "دیکھو احمر یا حاسن تم جو بھی ہو یہ سب تباہی رک سکتی ہے ۔ نفرت کی اگ بجھ سکتی ہے۔ اگر تم چاہو تو؟" اب وہ سنجیدہ تھی پستول بھی تانی ہوئی تھی۔

" اور میں کس خوشی میں تباہی روکنا چاہوں گا"۔ احمر کا چہرہ جذبات سے عاری تھا، جبکہ ملکہ بلقیس اور امبر پری کے درمیان تلوار بازی شروع ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جس غم میں تم پانچ سال سے مر رہے ہو اگر وہ غم ہی نہ ہو اتو۔۔" سکوٹی کا انداز چیلنجنگ تھا۔ احمر کا چہرہ پہلے سرخ پھر سفید ہو گیا۔ چند لمحے وہ حیرت میں گھبرایا سکوٹی کو دیکھتا رہا۔

"تم۔۔۔ تم کیا کہنا چاہتی ہو"؟ احمر کو اپنی آنکھوں سے پانی کی ایک لہر بہتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اسے اپنی آواز بھی کسی گہری کھائی سے آتی سنائی دی، ماضی کے بہت سے مناظر اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گئے جبکہ وہ کھڑا بے جان پتلا بنا رہا۔

"میرے ساتھ چلو تمہیں کسی سے ملوانا ہے۔" سکوٹی نے کہا اور کسی ہیروئن کی طرح سٹائل مارتی چلنے لگی، گل سرخ آبی بارش کی مدد سے سب سپاہیوں کو موت کی نیند سلا چکی تھی اور ملکہ کے سپاہی نہ ہی جن تھے نہ ہی انسان بس ملکہ کے جادو کی پیداوار تھے۔ گل، امبر پری اور ملکہ کو لڑتا دیکھ رہی تھی۔ امبر پری کی تلوار نے ملکہ کے کندھے کو زخمی کیا۔ ملکہ کے کندھے سے بہتا خون دیکھے گل کو اپنے دل میں کانٹا چبتا محسوس ہوا۔ وہ چند لمحے اس خون کو دیکھتی رہی۔ اسے اپنی انکھیں انسوؤں سے لبریز ہوئی محسوس ہوئیں۔ "رک جاؤ" گل نے بلند آواز میں کہا تو ملکہ اور امبر پری رک کر اسے دیکھنے لگ گئی۔

"اج دوٹوک بات کرتے ہیں"۔ گل اپنے سینے پر ہاتھ باندھے ملکہ کے سامنے کھڑی ہوئی جبکہ ملکہ گل کی اس حرکت پر ششدر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

" آج آمنے سامنے صاف بات کرتے ہیں" کہتے ہوئے گل ملکہ کے گرد چکر کاٹنے لگ گئی۔

" ایسا کیا ہے میرے پاس جس کے لیے اپ کو گل جہانگیر کو اتنے سال اپنانا پڑا، اپنے گھر میں رکھنا پڑا میرے اندر ایسی بھی کیا خاص بات ہے کہ آپ نے مجھے اپنی بیٹی بنا لیا" کہتے ہوئے گل کو اپنی نمی سے تر انکھیں بہتی ہوتی معلوم ہوئیں۔ ملکہ خاموش تھی اور نظریں جھکا رہی تھی۔ "میں تمہارے سامنے جوابدہ نہیں ہوں " ملکہ کچھ دیر بعد بلند آواز کیے چلائی۔

"تو آپ سب کس لیے کر رہی ہیں۔ آخر چاہیے کیا آپ کو" وہ آنسو بہاتی آگ بگولا ہوئی۔ "آج کتنے دنوں بعد میں دوبارہ آپ کو ماں کہتی ہوں تو بتائیں۔ ماں ہمارے پاس ایسا کیا خاص ہے کہ آپ ہمیں ہر حال میں تباہ کرنا چاہتی ہیں"۔ وہ روتے ہوئے اپنے آپے سے باہر ہو رہی تھی بلکہ اس نے نظر اٹھا کر گل کو دیکھا تو اپنے وجود میں ایک سرد لہر دوڑتی محسوس کی "جواب کیوں نہیں دے رہی ماں" اس بار اس نے ملکہ کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا ملکہ کو اپنی آنکھوں میں نمی محسوس ہونے لگی "اور کیوں جہانگیر بابا کو مار دیا وہ تو اتنے اچھے تھے آپ کا اور میرا سب کا خیال رکھتے تھے پھر کیوں مارا تھا انہیں"۔ وہ چلا رہی تھی جبکہ آنسوؤں نے آج بہہ جانے کی ٹھان لی تھی،

"مجھے نفرت ہے اس شخص سے" وہ غصے سے چلائی "صرف اس سے ہی نہیں بلکہ یہاں کھڑے ہر انسان سے نفرت ہے تم سب تم سب میری بربادی کے ذمہ دار ہو" ملکہ غصے سے پھٹ پڑی۔ پر آج اس کے لہجے میں تھوڑی سی ممتا نظر آئی تھی۔ کچھ سچائی کا حصہ بھی جذبات میں تحلیل تھا۔

"کیسے۔۔۔ میں تو پانچ ماہ کی بچی تھی جب غلطی سے یہاں آگئی۔ اگر اتنی ہی نفرت تھی تو کس وجہ سے مجھے پالا۔ کس وجہ سے اتنی ممتا دکھائی" وہ خود پر قابو پانے سے قاصر تھی "میں نے

تمہیں اپنے مقصد کے لیے پالا ہے کوئی ممتا تم پر نہیں لٹائی وہ سب ایک چال تھی، فریب تھا" ملکہ آنسو بہاتی بولی۔

"وہ ممتا سچ تھی وہاں فریب نہیں تھا۔اب اپ جھوٹ بول رہی ہیں۔"وہ اب بھی وجہ طلب کر رہی تھی۔"پھر آپ نے آج تک مجھے یا جادوئی صحرا کے قیدیوں کو مارا کیوں نہیں۔قیدیوں کو صرف قید کیوں رکھا ہمارا قتل کیوں نہیں کر دیا". وہ خود کو نارمل نہیں کر پا رہی تھی۔

"میں نہیں مار سکتی۔تم سب کو کبھی بھی نہیں"۔ملکہ روتے ہوئے بول دی۔

" آخر کیوں نہیں مار سکتیں،ابھی بھی وقت ہے ہمیں مار کر خود کو پر سکون کر لیں"۔وہ بھی روتے ہوئے چلائی"تم سب میرے اپنے ہو تمہیں میں نے پالا ہے میں تمہاری ماں ہوں،میں تمہاری جان کبھی بھی نہیں لینا چاہتی تھی"۔ملکہ کے آنسوؤں نے ان کا چہرہ بے حال کر دیا تھا۔

"پھر کچھ تو بتائیں کہ اتنے سالوں سے یہ کیوں کر رہی ہیں۔"اب وہ تھک چکی تھی ایسے زندگی نے تھکا دیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں۔پانچ سال کی تھی۔جب وہ پیدا ہوئی۔ماں نے مجھے اس کا نام رکھنے کے لیے کہا تو میں بہت خوش تھی۔وہ میری چھوٹی بہن تھی "بلقیس بیگم اپنی کہانی سناتے ہوئے، زمین پر بیٹھ گئیں۔

" میں نے اس کا نام عاتکہ رکھا وہ بالکل گلاب کی طرح نرم و نازک تھی وہ اپنے دھیان میں کہانی سنا رہی تھی

" عاتکہ "۔گل نام سن کر حیران تھی۔

" ہاں تمہاری ماں عاتکہ بہن تھی وہ میری۔مجھے بہت عزیز تھی۔ہر جگہ اس کے ساتھ جاتی کھانا پینا اوڑھنا ہمارا سب کچھ مشترک تھا۔وہ ہر کام سے پہلے کہتی آپیا، اگر تم ناراض نہ ہو تو میں یہ کام کر لوں؟ وہ کہتی مجھے بہت خوبصورت لگتی تھی۔میں اسے ماں سے بھی زیادہ پیار کرتی تھی ۔ہر وقت اسے کندھوں پر سوار کرنا جھولا جھولانا، اس کے پسند کے نرگسی پھول توڑنے دور دراز جنگل میں جاتی اور اس کے رونے پر میں بھی رونے لگتی" ملکہ جیسے واقعی ماضی کے پنوں میں کھو چکی تھی جبکہ گل اور امبر پری حیرت میں ڈوبتی چلی جا رہی تھیں۔"میں 23 سال کی تھی جب وہ منحوس گھڑی میری زندگی میں آئی۔اس دن میں جہانگیر سے پہلی بار ملی تھی۔میں اسے ملنا نہیں چاہتی تھی۔لیکن مجھے اپنی بہن کی خوشیوں کے لیے ملنا پڑا۔ہاں تمہاری ماں عاتکہ، جہانگیر سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

محبت کر بیٹھی تھی۔ ہم دسمبر میں پہلی بار پرستان سے انسانی دنیا میں ایک ہفتے کے لیے آ ٹھہری تھیں، اس دوران عاتکہ، جہانگیر کو پسند کرنے لگی اس نے مجھے اس سے ملنے کے لیے بھیجا۔ وہ چاہتی تھی کہ میں اس کی پسند کو جانچوں وہ مجھے اپنا مسیحا سمجھتی تھی"۔ ملکہ رک کر آنکھوں پر ہاتھ جمائے رونے لگی۔ گل نے زمین پر بیٹھ کر ملکہ کو گلے لگا لیا" پھر کیا ہوا اماں"۔ گل نے ملکہ کے آنسو پونچھے۔ "میں جہانگیر سے اس کے بارے میں سوال کر رہی تھی جبکہ عاتکہ کچھ فاصلے پہ کھڑی تھی، وہ دیکھ رہی تھی کہ کہیں ماں نہ آ جائے اس کا ڈر سچ ثابت ہو گیا، ماں نے مجھے جہانگیر کے ساتھ بات کرتے دیکھ لیا۔ میں نے ماں کو سمجھانا چاہا کہ میں صرف اس سے بات کر رہی تھی۔ کیونکہ عاتکہ کو وہ انسان اچھا لگا تھا۔ لیکن گل تمہاری ماں عاتکہ نے دغا کیا اس نے ماں سے کہا کہ وہ جہانگیر سے محبت نہیں کرتی اور ماں نے اس غلطی پر مجھے پرستان سے نکال دیا۔

www.novelsclubb.com

جس بہن کو میں نے اپنے آپ سے بڑھ کر چاہا اسی نے میرا ساتھ چھوڑ دیا". ملکہ آنسو بہا رہی تھی، "آپ نے مجھے پالا تاکہ اپ اپنی بہن سے انتقام لے سکیں ان کی بیٹی کو چھین کر"۔ گل بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہی تھی، ہاں مجھے پرستان کے ہر فرد سے نفرت ہو گئی میں نے امبر پری اور تمہاری ماں کو باقی لوگوں کے ساتھ صحرا میں قید کر دیا لیکن انہیں مارنے کی آج تک میں ہمت نہ کر سکی ملکہ آنسو بہاتے ہوئے، اپنی کہانی سنا رہی تھی۔

" پر عاتکہ ماں تو صحرا میں نہیں تھیں "۔ گل کا چہرہ سرخ سے سفید ہو گیا۔

میں رضیہ بیگم ہوں، 20 سال تمہاری ماں کی دی ہوئی قید کاٹ کر آئی ہوں، وہ بڑی نرمی سے بات کر رہی تھی۔

" مدعے پر آیئے "۔ وہ بالکل سنجیدہ تھا۔

میں 20 سال نہیں بلکہ پانچ سال قید کاٹ کر آئی ہوں۔ اب کی بار ان کا چہرہ سپاٹ تھا۔ آپ چاہیے 20 سال کے کی قید کاٹے یا 50 سال میری بلا سے۔ میرے مقصد کی بات کریں۔ احمر کا انداز بالکل روکھا تھا۔ "میں حور کی ماں ہوں۔ "۔ رضیہ بیگم نے انتہائی سادگی سے کہہ کر احمر کو حیرت کی وادیوں میں دھکیلا۔ "حور کی ماں " وہ حیرانی سے بولا تھا "ہاں حور کی جنم دینے والی ماں۔ اس روز گل نے حور کو اغوا نہیں کیا تھا بلکہ میں گل کا روپ اختیار کر کے حور کو اپنے ساتھ لے گئی تھی "۔ انداز اب بھی بے تاثر تھا وہ چند لمحے حیران ہو کر رضیہ بیگم کو دیکھنے لگا۔ پھر غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ "حور کو بلڈ کینسر تھا۔ وہ مرنے والی تھی پھر کیسے آپ اپنی ہی بیٹی کو اغوا کر سکتی ہیں "۔ احمر کو اپنے کانوں سے دھواں اٹھتا محسوس ہوا اس کا سینہ جیسے بھٹی میں جل رہا تھا "اسی وجہ سے اسے لے کر گئی تھی. "کیونکہ میں اس کی ماں ہوں اس پر میرا پورا اختیار

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہے ۔"رضیہ بیگم کے چہرے پر سنجیدگی اور احمر کے چہرے پر افسردگی تھی."وہ لاسٹ اسٹیج پر تھی میں اسے آخری لمحے اپنے قریب رکھنا چاہتا تھا۔"۔وہ غم وغصے سے چلایا تھا اس کی آنکھیں بہہ رہی تھیں۔"اس کا جواب میں بعد میں دوں گی ابھی کے لیے تم سکوٹی کے ساتھ جاؤ۔"۔وہ کہتی مڑ گئی،"آپ کی وجہ سے میں نے کتنے برس گل کو قاتل سمجھا،اس سے بے انتہا نفرت کی اس نفرت کا کیسے ازالہ کریں گی۔"وہ غصے سے چلایا۔"سکوٹی اسے لے جاؤ۔بعد میں بات کا سلسلہ شروع کرے گے۔"رضیہ بیگم نے پلٹ کر کہا اور پھر چلی گئیں۔"کسی اور سے بھی ملوانا ہے"۔سکوٹی مسکراتے ہوئے کہا اور،ناگن کی چال چلتی آگے بڑھنے لگی۔

"گل مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی بلکہ اسے کرنا بھی نہیں چاہیے،اتنے سال میں نے اسے فریب دیا اس کی موت کا خواہش مند رہا۔آج جان رہا ہوں کہ وہ بے قصور ہے"۔احمر آنکھوں کی نمی بدقت روکتے ہوئے صدمے کی حالت میں بول رہا تھا،وہ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھا اندر ہی اندر پچھتاوے کے ہاتھوں پریشان تھا۔جبکہ سکوٹی سپاٹ چہرہ لیے گاڑی ڈرائیو کر رہی تھی۔ "تمہیں کیوں لگتا ہے کہ گل تمہیں معاف نہیں کرے گی"۔سکوٹی نے بے تاثر چہرہ اس کی جانب کیے پوچھا"میں معافی بھی کس منہ سے مانگوں گا؟"وہ شرم سے پانی پانی ہو رہا تھا"ہاں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھئی تمہارے تو منہ بھی دو ہیں۔ حاسن اور ایک احمر۔" وہ شانے بے نیازی سے اس وقت بے تکی باتیں کر رہی تھی احمد نے افسوس بھری نظروں سے اسے دیکھا "ارے مذاق کر رہی ہوں دو موہی ناگن۔ وہ کہہ کر ہنسنے لگی۔ "احمر والا اصلی چہرہ لے کر اس کے سامنے پہنچ جانا قسم سے فوراً معاف کر دے گی"۔ اس بار سکوئی سنجیدگی سے بولی۔ "وہ کہتی ہے اسے معاف کرنا نہیں آتا، "احمر کے چہرے کا غم جوں کا توں تھا۔" دیکھو احمر دوست اپنے غصے میں بہت سے انگارے اگل سکتے ہیں ہمارا دل چھلنی کر سکتے ہیں پر وہ صرف لفظوں کی مار ہوتی ہے غصے کے اخراج کا ایک طریقہ "وہ سانس لینے رکی" ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ وہ ہمیں کتنی اہمیت دیتے ہیں کتنا چاہتے ہیں۔ ہم بس ان کے الفاظ پر غور کرتے ہیں ان کے تعلق پر نہیں، اور ہم ان کے تعلق سے منہ موڑ کر بغض پال لیتے ہیں نفرتوں کے پہاڑ کھڑا کر لیتے ہیں" احمر اس کی عقلمندانہ باتوں پر 100 فیصد حیران ہوا

www.novelsclubb.com

"بہت سمجھدار ہوں میں، دیکھا کیسے عقل کوٹ کوٹ کر میرے اندر بھری ہے ."لو بھئی وہ واپس اپنے سکوئی موڈ میں آ چکی تھی، احمر مسکرا دیا اب ان کی گاڑی کسی گاؤں کی کچی دھول اڑاتی سڑک پر تھی۔ آہستہ آہستہ وہ گاؤں کی اینٹوں اور مٹی پر مشتمل گلیوں میں سے گزر رہے تھے۔ احمر کافی حیران تھا۔" احمر عرف حاسن تم ٹریپ ہو چکے ہو گل جہانگیر سچ میں معاف کرنا نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جانتی" سکوٹی نے میکانکی انداز میں کہا اور پتہ نہیں کہاں چھپایا ہوا پسٹل احمر کی کنپٹی کے قریب کیا
"گیم از اوور۔ ابھی شطرنج کی ملکہ گل جہانگیر ہے اور کوئی ہوشیاری کرنے کی سوچنا بھی مت۔
دھوکے کی یہی سزا ہے۔ "سکوٹی نے نفرت سے کہا تو احمر کے لب حیرت کے سانچے میں
ڈھل گئے۔ وہ حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اسے اس سب پر یقین کرنا ناممکن لگ رہا تھا۔

"گل کیسے یہ سب۔۔" اس کی حیرانگی نے اسے جملہ بھی مکمل نہ کرنے دیا۔ اب وہ افسوس سے
پستول کی جانب دیکھ کر سکوٹی کو دیکھ رہا تھا۔

اسے سکوٹی کے دھوکے پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

"گاڑی سے اترو اور کوئی ہوشیاری نہیں ." سمجھے وہ دانت پیستے بولی۔

"میری یہی سزا ہے گل نے ٹھیک کیا ہے۔ دھوکے باز احمر، سینے میں ایک گولی ڈیزرو کرتا ہے
"، وہ افسردگی کے لہجے میں شرم سار ہوتا بول رہا تھا۔

"ایک آخری خواہش ہے میری ." وہ ملال سے لبریز نظریں اٹھائے بولا وہ دونوں گاڑی سے
اتر کر کسی کچے مکان کے دروازے کے سامنے بت بنے کھڑے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

"بولو" سکوٹی غصے سے گویا ہوئی۔

"میں چاہتا ہوں مجھے میرے فریب کی سزا مجھے گل اپنے ہاتھوں سے دے" کہتے ہی اس نے سر جھکا لیا شاید وہ آنسو چھپا رہا تھا۔

" فکر مت کرو ایسا ہی ہوگا چلو اب اس کا مکان کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو۔"

پستول تانے اس نے حکم صادر کیا۔احمر اداس مسکراہٹ کے ساتھ گھر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"اب تم یہیں رہ کر گل کا انتظار کرو"۔وہ غصے سے لال ہو رہی تھی۔

"گل مطلب موت بھول مت جانا" اسے وہ ایک سے مختلف روپ میں لگ رہی تھی۔احمر نے اثبات میں سر کو جنبش دی اور گھر میں قدم رکھا۔سکوٹی نے فوراہی باہر سے دروازے کو کنڈے لگا دی۔وہ گھر دیہاتی طرز کا سادہ سا گھر تھا،جو کہ دو کمروں پر مشتمل تھا۔کمروں کے سامنے ایک چھوٹا سا مٹی کا برآمدہ اور پھر وسیع صحن تھا۔احمد نے پہلا قدم اٹھایا تو اسے یاد آیا کہ کیسے وہ انتقام کی راہ پر نکل آیا تھا۔گل سے نفرت اس سے کہاں تک لے گئی تھی وہ رنجیدہ تھا۔دوسرا قدم اٹھا رہا تھا اس کی زمین میں وہ منظر یاد آیا،جب گل کے گھر کی چھت پر وہ یوگا کر رہا تھا۔اسے کسی نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انجیکشن لگایا اور وہ بے ہوش ہو گیا، تیسرے قدم اٹھاتے ہی، وہ منظر یاد آیا جب آفس میں کام کرتے ہوئے اس نے چائے کا کپ پیا۔ اور چائے پینے کے بعد وہ نیند کی وادیوں میں چلا گیا، چوتھے قدم نے اس دن کی یاد تازہ کی جب وہ گل کے سامنے زمین پر بے جان پڑا تھا وہ اس کی نقلی موت پر تڑپ اٹھی تھی کیونکہ اصلی دوست تھی۔ وہی تو دوست ہوتا ہے جو ہمارے غم میں غمگیں ہو جائے ہاں تو وہ اس کی سچی دوستی تھی ناں۔

پانچویں قدم پر اسے گل کے ساتھ گزارے خوشگوار لمحات یاد آئے۔ وہ زخمی مسکراہٹ کا شکار نظر آیا، احمر نے خود ہی ملکہ سے مل کر سب پلان کر رکھا تھا، احمر کے انجیکشن دراصل وہ خود ہی روز مرہ کی ڈوز لے رہا تھا انجیکشن میں بلیوروز کا لیکوڈ موجود تھا جو کہ احمر کو پاورز دینے کے لیے تھا۔ وہ ایک عام انسان تھا اس کے پاس کسی نوعیت کی کوئی پاور نہ تھی ملکہ خود تو بہت جادوئی پاور رکھتی تھی، البتہ ایک انسان سے شادی کے باعث ان کی اولاد یعنی ازلان اور احمر سادہ رنگ انسان تھے، ملکہ نے احمر کو اپنی جنگ میں شامل کرنے کے لیے بچپن سے برمنگم میں جہانگیر صاحب سے چھپا رکھا تھا۔

ابھی چھٹا قدم بڑھایا ہی تھا کہ آنکھ میں ٹھہرے شبنمی قطروں کی مانند آنسو بہہ نکلے۔ اسے زمین پر آتش روشنی دکھائی دی احمر نے واضح طور پر دیکھا تو وہاں اسے جلتے ہوئے دیے نظر آئے، اس

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے نظریں اٹھا کر دیکھا، تو راہداری میں بر آمدے تک دونوں طرف در جنوں دیے خود کو جلائے آنکھوں کو خیرا کر رہے تھے۔ پھر اس نے سارے گھر کا جائزہ لیا، تو چھت میں موجود ایک چھوٹے سے جھروکے پر اسے دیا سجا ہوا نظر آیا اور وہاں پہ سینکڑوں ایسے ہی دیے تھے۔ ہر جانب وہاں جیسے اکیسویں صدی کے طرز کے جشن کا انتظام کیا گیا تھا۔ وہ کافی حیران ہوا تھا، مطلب وہ اپنے خاص دوست کو موت بھی خاص طریقے سے دینا چاہتی تھی۔ مسکراہٹ میں پچھتاوے اور خوشی دونوں کا یکساں رنگ تھا۔

وہ وہیں راہداری میں دیوں کے درمیان گھٹنوں کے بل بیٹھ چکا تھا، آسمان پر اندھیرے کی چادر پھیل چکی تھی۔ مغرب کا وقت ہو چلا تھا۔ وہ زمین پر بیٹھے اپنی آٹھ سالہ حورین کو یاد کرنے لگا ۔ وہ جانتا تھا کہ حورین کو ڈرائیور نے حسب معمول سکول سے گھر ڈراپ کر دیا ہو گا۔ اب تک آیا نے اس کو کھانا کھلا دیا ہو گا، شاید وہ اپنے دوست کے ساتھ کھیل رہی ہو گی۔

"مجھے معاف کر دو حور، میں اپنی حورین سے دور جا رہا ہوں۔"، وہ خود کلامی کر رہا تھا، میں اچھا شوہر بن پایا اور نہ ہی اچھا دوست، اور اب اچھا باپ بھی نہیں بن پاؤں گا۔" وہ قریب رکھے دیے کی مانند جل رہا تھا۔ ہماری حورین ہمیں بہت یاد کرے گی حور۔ تمہیں تو پہلے ہی یاد کر کے اکثر روتی ہے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

احمر کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

"نہیں میں گل سے کہوں گا کہ وہ میری بچی کی دیکھ بھال کرے، وہ ضرور ہماری حورین کا خیال رکھے گی۔" وہ زمین پر مٹی میں دونوں ہاتھ مارے بچوں کی طرح روتے ہوئے خود کلامی کر رہا تھا ۔کاش تم کبھی نہ جاتی حور۔ وہ کہتے ہوئے، آنسو صاف کرنے لگا۔اس نے پائل کی آواز سنی تو سر اٹھا کر آنسو صاف کیے۔اس نے اپنے چاروں جانب دیکھا، وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔سامنے کے دو کمروں کا دروازہ بھی بند نظر آ رہا تھا، وہ اب سر جھکائے رونے لگا۔

"اس روز تمہاری جگہ میں مر جاتا حور۔" وہ کہتے ہوئے دونوں بازوں سے اپنا چہرہ صاف کرنے لگا۔اتنے میں دوبارہ پائل کی کھنکھناہٹ سنائی دی۔اسے بے اختیار یاد آیا کہ اج الماری سے حور کی پائل غائب تھی۔اس نے دوبارہ چہرہ اٹھاتے پورے گھر کو دیکھا۔وہاں پھر کوئی نہ تھا۔اچانک سے دروازہ کھولنے کی اوازائی۔تو وہ سامنے موجود دو کمروں میں سے ایک کمرے کی طرف دیکھنے لگ گیا۔کمرہ کافی فاصلے پر ہونے کے باعث وہ کمرے سے باہر نکلتے وجود کو صیح سے نہ دیکھ پایا۔تو اسے سفید روشنی کی مانند کوئی وجود چلتا نظر آیا۔اس کے ہاتھ میں موجود لالٹین کسی جگنو کی طرح دور سے چمکتا دکھائی دے رہا تھا۔وہ وجود اپنے منہ کے قریب ہاتھ میں لالٹین تھامے برامدے

سے اب کھلے صحن کی طرف بڑھ رہا تھا۔احمر اسے کنکھیوں سے دیکھتا رہا اور فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔اب وہ وجود آہستہ آہستہ واضح ہو رہا تھا۔اس نے سفید کامدار قمیض نیچے لہنگے کی طرح پھیلا ہوا سفید شرارہ، جب کہ کندھے پر سفید دوپٹہ ٹکایا ہوا تھا۔منہ کے آگے لالٹین نظر آرہا تھا۔جبکہ دائیں کندھے پر سلکی ہلکے بھورے رنگ کے بالوں کی امر بیلیں رقص کرتی دکھائی دے رہی تھیں۔

احمر نے انکھیں سکیوڑتے ہوئے اس وجود کو دیکھنے کی کوشش کی۔اب وہ اس کے سامنے آ کھڑی تھی۔اس نے لالٹین کو چہرے سے دور کیا۔تو اس کا چہرہ واضح ہوا۔

احمر ابھی "گل۔۔۔" کہنے ہی والا تھا کہ کہتے کہتے رک گیا۔وہ حور اور گل کا فرق جانتا تھا۔وہ جانتا تھا کہ کانچ سی بوری انکھیں صرف حور کی ہیں۔احمر کو اپنا منہ حیرت سے کھلتا محسوس ہوا۔وہ سرتا پاؤں اس کا جائزہ لیتا رہا۔اسے اپنی انکھوں پر یقین نہیں ارہا تھا۔اس نے فوراً اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی انکھوں کو مسلنا شروع کیا۔

پر وہ جان چکا تھا کہ وہ واقعی سامنے ہے یہ کوئی خواب یا سراب نہیں، کوئی معجزہ تھا۔کوئی کرشمہ۔احمر نے اپنے خشک لبوں زبان پھیری۔جب کہ وہ یک ٹک احمر کو دیکھ رہی تھی۔کانچ سی بھوری انکھوں سے ایک انسو حور کی رخسار پر بہہ نکلا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حور۔۔۔"احمر نے بے اختیار خود کو کہتے سنا۔اس نے اپنے دائیں ہاتھ کو حرکت دی اور اسے ٹچ کرنا چاہا۔احمر کو اپنا ہاتھ اس کے رخسار تک لے جانا بہت کٹھن لگ رہا تھا۔حور قدم ایک مزید قدم بڑھاتی اس کے قریب ہوئی۔احمر نے اس کی رخسار کو ٹچ کیا۔احمر کو اپنا وجود کانپتا محسوس ہوا۔اس کی انکھیں ڈب ڈبا گئیں۔

"تم۔۔۔تم۔۔۔واقعی زندہ۔۔۔۔"اس نے کہا حور بھی بھیگے دیدوں سے مسکرائی۔

"ہاں صرف تمہارے لیے۔۔۔"حور نے کہا۔احمر نے برق رفتاری سے اسے گلے لگایا۔اور بچگانا وار رونے لگا۔

"تم۔۔۔تم۔۔۔"وہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ اسے کیا بولنا چاہیے۔پھر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ کچھ بھی نہیں بولے گا۔وہ بس اسے باہوں میں لیے روتا رہا وہ بھی اپنے آنسوؤں پر پابندی نہ لگا پائی۔اس گھر میں جلتے دیے ان دونوں کے کے ملن پر خوش تھے۔

"نہ جانے کتنے پل جلتے دیے ان کے خوشی و غم کے ملے جلے تاثرات کو دیکھتے رہے اور ان کی اواز کو ترستے رہے۔وہ جانتے تھے کہ قدرت کے ایسے کئی کرشمے اکثر ہوا کرتے ہیں۔دی ئے جزباتی ہوتے پھر پھرائے۔قریب جلتا لال ڈین بی رقص بسمل میں غرق نظر آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چند لمحے بعد وہ دونوں برامدے میں بیٹھے تھے۔

"میں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا کہ قدرت ہم پر اس قدر مہربان ہو گی۔ معجزات کا سنا تو تھا لیکن اج ان پر ایمان رکھنے کا پابند ہو جاؤں گا۔" وہ اپنا بازو حور کے کندھے پر رکھے اس کے سر کے ساتھ اپنا سر جوڑے چند قدم کے فاصلے پر جلتے دیے کو دیکھ رہا تھا۔

"ہاں۔سچ کہتے ہیں کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔اس نے ہماری زندگی میں خوبصورت موڑ رکھے ہوتے ہیں۔ لیکن ہم محض چند واقعات کو مد نظر رکھتے ہیں اس کی ناشکری کرتے ہیں۔اور ہر واقعے سے صرف منفی سبق لیتے ہیں۔ پھر وہی اپنے رویے میں شامل کر لیتے ہیں۔" حور بھی دیوں کو دیکھتے ہیں گویا ہوئی۔

"تم میرے بغیر اتنا عرصہ کیسے رہ سکتی ہو۔" اب وہ شکوہ بھری نگاہ حور پر ٹکائے بولا۔

میں جادوی صحرا میں قید تھی۔اتنا عرصہ اپنی یادداشت کھو چکی تھی۔ تمہاری دوست گل کا بہت بڑا احسان ہے مجھ پر اس نے مجھے رہائی دی۔"

"اور میں نے دیکھو اسے بدلے میں کیا دیا۔ دھوکہ ۔۔۔" وہ نظریں جھکائے بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔" حور نے اسکی طرف دیکھا۔ حور کو وہ پانچ سال پہلے والے احمر سے مختلف لگ رہا تھا۔ وہ بہت کمزور دکھ رہا تھا۔

"میں نے تمہیں بہت تنگ کیا نا۔ بہت رلایا ہے نا تمہیں۔" حور نے انسو سے لبریز انکھیں اس کے چہرے پر ٹکائے پوچھا۔

احمر نے اس کے گرد اپنی گرفت مضبوط کی۔ "تنگ تو بہت کیا ہے۔ لیکن کیا کروں زندہ بھی تو صرف تمہاری یاد ہی ہوں ناں۔" وہ اسکی کانچ سی بھوری انکھوں میں کھویا تھا۔ "تمہارے اس اخری دنوں میں لکھے خط نے مجھے ان پانچ سالوں تک زندہ رکھا۔ اور وہ تمہاری بیٹی۔۔۔۔ حورین ۔" اب کی بار وہ نم دیدو سے مسکرایا۔ "وہ بالکل تمہاری طرح ہے۔ بہت ڈانٹتی ہے مجھے ۔" مسکراہٹ احمر کے چہرے پر ہنوز تھی۔

"میں نے آنے میں بہت دیر کر دی نا۔" وہ کہتے ہوئے سر جھکائے دوبارہ آنسو کی لڑی پرونے لگی۔ "کتنے سال میں نے تم سے اور تمہاری یادوں سے دور بتائے۔ اپنی بچی تک کو بھول چکی تھی میں۔" وہ بے بس انسو بہائے جارہی تھی۔

"اب ہم مل چکے ہیں نا۔ کبھی نہ بچھڑنے کے لیے۔ اب ہم مل کر اپنی حورین کو خوش رکھیں گے۔ اس کی ہر ضرورت ہر خواہش مل کر پوری کریں گے۔" وہ کہتے مسکرا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر تمہاری یاد میرے دل میں نہ ہوتی تو شاید میں بھی اسی دن مر چکا ہوتا۔ جس روز تم سے بچھڑا تھا۔" وہ لب کاٹتے مزید انسوؤں کو روکنے کی کوشش میں تھا۔ پر انسو کہاں رکتے ہیں۔ انہوں نے بس بہہ جانا سیکھا ہوتا ہے۔

اگلے پانچ منٹ تک حور حاطب سے اپنی انجان محبت احمر کو بتا چکی تھی۔

" تمہیں شرمندہ ہونے کی بالکل ضرورت نہیں۔ وہ صرف انجان خطا تھی۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ اب تم اس بات پر مٹی ڈالو۔ اور صرف میرے بارے میں سوچو۔" وہ نم انکھوں سے مسکرا رہا تھا اور بھی مسکرائے بغیر نہ رہ پائی۔

www.novelsclubb.com

چلو محسن محبت کی نئی بنیاد رکھتے ہیں

خود پابند رہتے ہیں اسے ازاد رکھتے ہیں

ہمارے خون میں رب نے یہی تاثیر رکھی ہے

برائی بھول جاتے ہیں اچھا یاد رکھتے ہیں

محبت میں کبھی ہم سے گستاخی نہ ہو جائے

ہم اپنا ہر قدم اس کے قدم کے بعد رکھتے ہیں

"سچے دل سے تڑپنے والے منزل محبت تک پہنچ جاتے ہیں۔" احمر نے مسکراتے کہا۔ حور کے ذہن میں بے اختیار گہری بھوری انکھوں کا عکس نظر ایا تو اس نے فورا اپنے خیالات کو جھٹکا۔ وہ حاطب کو سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔ اسے اپنے شوہر سے وفا و محبت کا رشتہ نبھانا تھا۔ اسے اپنے بچپن کے دوست احمر کا دل و جان سے خیال رکھنا تھا۔

کہاں اکے رکنے تھے راستے

کہاں موڑ تھا اسے بھول جا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ جو مل گیا اسے یاد رکھ

جو نہیں ملا اسے بھول جا

وہ تیرے نصیب کی بارشیں

کسی اور چھت پر برس گئی

دل بے خبر میری بات سن

اسے بھول جا اسے بھول جا

حور کو ئی ایک غزل یاد ائی تو وہ بے اختیار زخمی سا مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"وہ وہی تھی۔میں نے انتقام کی اڑ میں اسے برباد کر ڈالا۔اس سے اس کی دونوں بچیاں چھین لی۔" ملکہ انسو کی آڑ میں بول رہی تھی۔

"دو بچیاں؟پر ان کی بیٹی تو صرف میں ہوں۔" گل کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

"نہیں وہ دو بچیوں کی ماں ہے۔ایک تم جسے میں نے پاکستان میں پالا اور دوسری حور جسے میں نے تم سے جدا کر کے برمینگم میں رکھا تھا۔" ملکہ کا چہرہ ایک بار پھر شرم سے جھکا تھا۔

"حور میری بہن ہے۔" گل نے حیرت سے کہا تو اس کی انکھیں ڈب ڈبا گئیں۔

"ہاں۔۔پھر پانچ سال قبل وہ کینسر مبتلا ہو گئی۔تب پہلی بار میں نے تمہاری ماں عاتکہ کو پرستان سے بلایا۔اسے اس کی ایک بیٹی لوٹا دی۔" اندھیرا سر اٹھا رہا تھا۔اتنے میں کسی نے محل کی بتیاں جلادیں۔گل نے بلقیس بیگم کو زمین سے بازو تھامے کھڑا کیا اور اپنے محل کے اندر لے گئی۔

"حور کا علاج جادوی طریقے سے ہی ممکن تھا۔اس کا علاج سرخ اب میں تھا جو کہ صحرا میں موجود تھا۔میں نے حور کو تم دونوں کی ماں عاتکہ کے ہمراہ جادوی صحرا جانے دیا۔لیکن یہ شرط رکھی کہ عاتکہ احمر کے سامنے گل کے روپ میں آئے گی۔تاکہ احمر کو میں گل کے خلاف اپنی جنگ میں شریک کرلوں۔جب مجھے تسلی ہو گئی کہ حور اب ٹھیک ہے۔تب میں نے ان دونوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کو وہی جادوئی صحرا میں قید کر دیا۔۔"وہ گل کے تخت پر بیٹھی تھی۔ان کی انکھوں میں بلا کی سرخی تھی۔

"حور تو اگئی تھی پر ماں کہاں ہے ؟"گل نے حیرت سے پوچھا۔

"وہ بھی اسی محل میں ہے۔اسے بھی تم ازاد کر چکی ہو۔"ملکہ نے زخمی مسکراہٹ لیا کہا۔"پر میں نے تو۔۔۔"ابھی گل کے الفاظ منہ میں ہی تھے جب اسے اپنے پیچھے قدموں کی اہٹ سنائی دی۔

"آگئی تمہاری اصلی ماں۔بلقیس بیگم نے زخمی مسکراہٹ سے پیچھے کھڑے وجود کو دیکھا تو گل بھی حیرت سے پلٹی۔

"اجاؤ میری بچی۔۔۔۔"رضیہ بیگم نے بازو پھیلائے،آنکھوں میں درد اور چہرے پر صدیوں کی تکان لئے کہا۔گل نے رضیہ بیگم کو حیرت کے پہاڑوں پر کھڑے ہو کر دیکھا۔پھر نہ سمجھتے ہوئے ملکہ کی جانب پلٹی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"رضیہ ہی تمہاری ماں عاتکہ ہے۔میں نے پانچ سال قبل جادو سے اس کا چہرہ تبدیل کر دیا تھا۔ یہی تمہاری ماں ہے۔"رضیہ بیگم نے افسردگی سے لب کاٹے۔گل نے بھاگ کر رضیہ بیگم کو گلے لگایا اور نہ جانے کتنے ہی لمحے ایسے روتی رہی۔

------------◇◇◇◇◇------------

"کیسی رہی ایکٹنگ ایک دم دبنگ لگی نا۔"سکوٹی احمر کو چھیڑتے ہوئے گویا ہوئی تو وہ بھی اپنی ہنسی نہ روک پایا۔سکوٹی اس کچے مکان میں حور اور احمر کے پاس بیٹھی تھی۔

"قسم سے مجھے بالکل بھی توقع نہیں تھی کہ مجھے سکوٹی ایسے بیوقوف بنا سکتی ہے۔"احمر خود کا مذاق بنا رہا تھا۔

"پر تم نے اج میری زندگی سے مجھے ملوایا ہے۔"احمر تشکر امیز لہجے میں کہنے لگا۔

"میں تو واقعی یقین کر بیٹھا تھا کہ اج میرا اخری دن ہے۔"وہ خود پر ہنس رہا تھا۔

"ائندہ بھی ایسا کوئی سمارٹ ورک کرنا ہو تو موسٹ ٹیلنٹڈ سپر ڈوپر سمارٹ سکوٹی کو یاد کر لینا۔ دیکھنا چٹکیوں میں پرابلم شُر۔۔۔"وہ مہان بننے کی پوری اداکاری کر رہی تھی۔جبکہ احمر اور حور اس کی نادانی اور سادگی مسکرائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

محل کی پشت پر جگمگاتا سورج کرہ عرض پر روشنی بکھیرتا یکسانیت کا درس دے رہا تھا۔ محل سرسبز پہاڑوں کے وسط میں کھڑا وہاں کا راجہ معلوم ہو رہا تھا۔ گل سیای جالی دار فراک زیب تن کیے, سرخ دوپٹا ایک کاندھے پر اٹکائے، کانوں میں بڑے بڑے جھمکے پہنے اپنے کمرے کا دروازہ کھولے باہر نکلی اور بالکل فریش لگ رہی تھی۔ اس نے سورج کی روشنی کے داخلے کے واسطے ایک کھڑکی کھول دی۔ ابھی وہ کھڑکی کھولے مڑنے ہی والی تھی کہ باہر گھاس پر بیٹھے حاطب پر اس کی نظر پڑی۔ وہ پلٹتے رک گئی۔ وہ سرسبز گھاس پر تشریف جمائے اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑی انگوٹھی کو گور رہا تھا۔ گل نے تعجب سے اس انگوٹھی کو دیکھا۔ وہ کسی پانچ سال کے بچے کی لگ رہی تھی۔ گل کے ذہن میں شادی ٹوٹنے والے دن کا ایک ایک لمحہ کی سی فلم کی طرح چلنے لگا ۔ پانچ سال قبل جو سفیدی گل کے چہرے پر تھی۔ دوبارہ اس کے چہرے پر چھا گئی۔ انکھوں میں بے رنگ مایا نے منظر کو مبہم کر دیا۔ اس نے غصے سے کھڑکی واپس بند کر دی۔ وہ پلٹی تو پیچھے حور کو کھڑے پایا پایا۔

"کسی کو معاف کر دینا زندگی اسان بنا دیتا ہے۔ اور اگر سامنے والا انسان ہی ہماری کل کائنات ہو تو وہ معافی ڈیزرو کرتا ہے۔" حور سفید جالی دار فراک میں لپٹی تھی جس کے گھیرے پر سفید

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

موتیوں سے کام ہوا تھا اس کے کندھوں پر سیاہ جامہ وار کا دوپٹا ٹکا ہوا تھا۔ جس کے بارڈر پر تلے کا خوبصورت کام تھا۔ چونکہ وہ نومبر کا مہینہ تھا سردی کا اتنا زور نہ تھا۔ لیکن حور کو شاید صبح صبح ٹھنڈ محسوس ہو رہی تھی۔ جس کے باعث وہ موٹی شال کندھوں پر اوڑھے ہوئے تھے۔

"اگر وہ کل کائنات ہی ہمیں دنیا کے سامنے رسوا کر چلے تو؟" گل نے انکھیں زور سے بھیچتے ہوئے انسوؤں کو باہر دھکیلا اور پُر شکوہ نظروں کے ساتھ بولی۔

"تو پہلے دل سے سوچو کیا وہ ایسا کر سکتا ہے؟ اور سوچتے وقت کم از کم اس کے حالات کو ضرور مد نظر رکھنا۔ کیونکہ ضروری نہیں کہ ہر چھوڑ کے جانے والا فریبی یا انا پرست ہو۔۔ مجبوریوں کی دلدل میں جکڑا بھی ہو سکتا ہے یا یہ کہ آئینہ ہی غلط عکس دکھا رہا ہو۔" حور نے قدرِ نرم تاثرات چہرے پر سجائے اسے کہا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک ڈائری موجود تھی۔

"صحرا کی تپش میں بھی وہ صرف تمہاری یاد کی چھاؤں میں جیتا رہا۔ سرابوں پر ایمان رکھتا رہا۔ خیانت سے ڈرتا رہا۔" حور نے کہتے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔ جب کہ گل نگاہیں زیر کیے کھڑی رہی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ ڈائری پڑھ لینا۔ کسی نے چند دن پہلے تمہارے ڈریس پر بھیجی تھی۔" حور نے وہ ڈائری گل کے حوالے کی جو سکوٹی نے دی تھی۔

چند لمحوں کے بیتنے پر وہ ڈائری سٹڈی ٹیبل پر رکھے اسے پڑھ رہی تھی۔ اس میں دفن رازوں سے پردہ فاش کرنا چاہتی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ ڈائری کس کی ہے۔

15 جنوری 2019

اج اس نے مجھے تھپڑ مارا۔ وہ بھی بھرے مجمے میں۔ مجھے دکھ ہوا کہ اس نے مجھے تکلیف دی۔ لیکن میں خوش بھی ہوں کہ پہلی محبت کی پہلی نشانی لے کر آیا ہوں۔ محبت کی پہلی نشانی کیسی بھی ہو وہ خاص تو ہوتی ہی ہے نا۔ ائینے میں اس کی انگلیوں کے نشان اپنے چہرے پر ثبت دیکھ کر مجھے اس پر اور بھی پیار آرہا ہے۔ محبت اس تھپڑ سے تقریبا ایک ماہ پہلے ہوئی تھی۔ جب میں نے طویل مدت کے بعد اسے بعد اپنی بہن کے ساتھ کھڑے پایا۔ میں یقین نہیں کر سکتا تھا کہ وہ میرے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سامنے تھی۔ شاید اس روز میں بھی اسے اچھا لگا تھا۔ کالج کی چھٹیوں نے سارا منصوبہ غارت کر دیا۔ میں کافی دنوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ میں بہت خوش تھا کہ اسے روز دیکھتا ہوں۔

وہ لوگ بھی کتنے خوش قسمت ہوں گے نا جن کے درمیان اس نے پرورش پائی۔ تو میں کالج سے چھٹیوں کی بات کر رہا تھا۔ نہ جانے کیا موت پڑی تھی کالج والوں کو کہ چھٹیاں دے دی۔ انہیں وہاں بھی میری خوشی برداشت نہ ہوئی۔ مجھے اپنی نادانی پر حد سے ہنسی ارہی ہے۔ چھٹیوں میں، میں اس سے نوٹس لینے کے بہانے ملنے چلا گیا۔ وہ بہت نروس دکھ رہی تھی۔ نروس تو میں بھی تھا جس کی وجہ سے میں بونگیاں مار رہا تھا۔ میرے کہنے پر وہ میرے ساتھ پارک میں تو چلی گئی۔ لیکن میرے پروپوزل پر نہ جانے کیوں وہ رودی۔ میں اس کی انکھوں کے ہر رنگ سے واقف تھا۔ میں جانتا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

23 جنوری 2019

میں اس بات سے واقف ہوں کہ وہ ایک نہ ایک دن مجھ سے شادی پر ضرور رضامند ہو گی۔ ایسا نہیں کہ مجھے اپنے حسن پر ناز ہے البتہ ہونا تو چاہیے۔ بلکہ اس وجہ سے کیونکہ اس کی تقدیر میرے ساتھ ہی لکھی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ بات میں کیسے جانتا ہوں۔ میں کیوں بتاؤں بھئی۔ خیر مذاق کو گولی ماریں۔ اج میں نے اسے اپنے افس کے باہر دیکھا۔ وہ لمحہ بہت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خاص تھا جب وہ چھپ کر مجھے دیکھ رہی تھی۔ ہے ناں حیران کن بات۔ میرے کافی کی دعوت دینے پر وہ رضامند ہوئی۔ وہ ڈپریسڈ تھی اج بھی شادی سے انکاری تھی۔ میں نے اپنی شرارتوں کے باعث اسے زچ کیا کہ وہ تو غصے سے بیگ اٹھائے چل دی۔ اس کے جانے کے بعد میں کافی دیر یوں ہنستا رہا۔ اگلے دن میں رشتہ لیے اس کے گھر جا پہنچا۔ ہونا ایڈوانس لیول کا کھلاڑی۔ مجھے اس کی ری ایکشن پر ابھی تک ہنسی ارہی ہے۔ لیکن وہ حسب توقع اپنے انکار پر اڑی رہی۔ پھر میں نے وہ کیا جو ناکام عاشق بالکل اخر میں کرتا ہے۔ خودکشی۔ پاگل ہو نا میں پر صرف اس کے پیچھے۔ اب کبھی انکار نہیں کر سکتی تھی۔ پر اپ کبھی ٹرائی مت کرنا۔ کیونکہ میں وہ نہیں ہوں جو دکھتا ہوں۔ اور جو ہوں وہ کوئی دیکھ نہیں سکتا۔

23فروری2019

www.novelsclubb.com

میں اج صبح سے ہواؤں میں ہوں۔ کیونکہ وہ میری دلہن بنے اج میرے گھر انے والی ہے۔ پر اج مجھے کچھ لوگ بہت یاد ارہے ہیں۔ یہ بچھڑنے والے لوگ بھی نہ جانے کیوں ہر خوشی غمی میں ا ذہن پر سوار ہو جاتے ہیں۔ یہاں بچھڑے ہوئے لوگوں سے مراد میری ماں اور میرا گھر میرا دیس ہے۔ فلحال میں اس دیس میں اسی بھیس میں خوش ہوں۔. لیکن خیر مجھے اداس نہیں ہونا۔ بلکہ جیتی جاگتی انکھوں سے زندگی کو خود پر مہربان ہوتا دیکھنا ہے۔

شادی والے دن بھی اسے تنگ کرنے نکاح سے پہلے اس کے پاس جا پہنچا۔میں کتنا خوش تھا اب یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں۔وہ مجھے کاغذ کی کشتی کی طرح لگ رہی تھی۔اب اپ سوچ رہے ہوں گے کہ میں کیسی باتیں کررہا ہوں دراصل مجھے بچپن میں کاغذ سے بنی کشتی سے بڑی محبت تھی۔میں ہر جگہ اسے لیے پھرتا تھا۔رات کو سونے سے پہلے اپنے سرہانے کے قریب رکھ دیتا اوراٹھنے کی فورا بعد ہی پہلی نظر اپنی کشتی کو دیکھتا۔گل جہانگیر اج سے میرے لیے وہی کشتی ہے جسے میں دن رات دیکھنا چاہوں گا۔اپنے ساتھ رکھنا چاہوں گا۔

بعض اوقات بہار کا خزاں میں بدل اتنا اچانک ہوتا ہے کہ ہم حیرت کے سلاب میں بہہ نکلتے ہیں۔نکاح سے ٹھیک 10 منٹ قبل میری خوشیوں کا مرڈر ہو گیا۔جب اس عورت نے مجھے بازو سے تھاما اور ایک کمرے میں لے گئی۔اس کا خیال تھا کہ میں اس کی بات پر حیران ہوئے بغیر نہ رہ پاؤں گا۔

ہاں۔اس روز بلقیس بیگم نے مجھے بتایا کہ گل ان کی اپنی اولاد نہیں۔چونکا دینے والی بات یہ نہ تھی۔بلکہ مجھے اس بات نے ہلا ڈالا کہ وہ گل کا قتل کرنا چاہتی تھی۔انہوں نے کہا میں جانتی ہوں کہ وہ تمہاری محبت میں گرفتار ہے اور میں اسے ایسے ہی تڑپنا تڑپتے دیکھنا چاہتی ہوں۔اگر اج تم دونوں شادی کے اس بندھن میں بند گئے تو تباہی ہو گی۔کہتے ہوئے وہ اچانک انکھیں بند کیے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنا روپ بدل کر شاہی طرز سے بنی سیاہ فراک میں لپٹی نظر آنے لگی۔ان کی کمر سے بڑے بڑے سفید پنکھ نمودار ہوئے۔انہوں نے ایک چٹکی بجا کر اس چھوٹے سے بند کمرے میں درجنوں سپاہی جادو سے نمودار کیے۔میری حیرت کو چار چاند لگ گئے۔میرا منہ حیرت کے باعث کھل گیا ۔ماتھے سے پسینے کی بوندیں ٹپکنے لگیں۔اس سے بڑا جھٹکا میں نے زندگی میں کبھی نہ کھایا تھا۔

،"کسی بھی طریقے سے شادی توڑ دو۔ورنہ میں گل کو قتل تو خود کروں گی لیکن اس قتل کا ذمہ دار تمہیں سمجھوں گی۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولیں۔جب کہ میں کچھ بھی بول نہ پایا۔وہاں موجود باقی بھیانک لوگوں کو دیکھتا رہ گیا۔پھر میں نے عائشہ کو کسی طرح قائل کر کے وہ ڈرامہ خود ہی رچایا۔میں نے خود ازلان کو جوس کے نام پر شراب پلائی اور اپنی بہن عائشہ کو ناٹک کرنے کے لیے منایا۔میرا سب کچھ بکھر رہا تھا۔اس خوشی کو ماتم میں بدلنا آسان نہیں تھا۔پر گل کی زندگی سے زیادہ کوئی بھی خوشی میرے لیے خوشی ہو سکتی تھی۔میں نے اس روز ہم دونوں کو توڑ دیا۔اس کی سانسوں کی سلامتی کے لیے۔

"دفع ہو جاؤ۔" کہتے ہوئے جب وہ تڑپی تو میرا دل چاہا کہ بھاگ کر اسے سینے سے لگا لو۔پر اس وقت میری چاہت نہیں اس کی زندگی ضروری تھی۔میرا دل کسی بڑے پتھر کے نیچے پس رہا تھا۔انکھوں اور دل میں کئی کرچیاں چب رہی تھیں۔لیکن نہ میں خود کو بکھرنے سے سے روک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پایا، نہ ہی اسے سمیٹنے کے قابل رہا۔ بعض اوقات اپنوں کو اس وجہ سے درد دیا جاتا ہے تاکہ وہ زندہ رہ سکیں۔ بعض اوقات دوسروں کی سلامتی کے لیے اپنا دل اجاڑنا پڑتا ہے۔ یہ تباہی رکی نہیں تھی۔

بارات سے واپسی پر میں کتنے گھنٹے اس بیڈ کے قریب زمین پر چپ چاپ بیٹھا رہا جو اس کے لیے راستہ کیا گیا تھا۔ وہ سیج صرف پھولوں سے نہیں بلکہ چاہت کی سبز پتیوں، حسرت کے بے رنگ موتیوں اور خوابوں کی سنہری روشنی سے سجی تھی۔ اب اس کی رائش میں غمِ ہجر کے کانٹے بھی دکھ رہے تھے۔ مجھے اپنا سر پھٹتا ہوا محسوس ہوا۔ میرا پورا بدن پسینے سے شرابور تھا۔ مجھے بہت گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔ جس کے باعث میں نے اپنی شیروانی اتار کر بیڈ پر پھینک دی۔ چین مجھے اس کے بعد بھی نہ ملا۔ مجھے اپنا سر پٹتا محسوس ہوا۔ اب ایک گھنٹہ صرف ایک گھنٹہ باقی تھا۔ میری تباہی کے دوسرے مرحلے کی اغاز میں۔ میں سوچ رہا تھا کہ اس ایک گھنٹے میں مجھے کیا کرنا چاہیے۔ میں نے اپنی عمر رسیدہ الماری سے ایک بچوں کے سائز کی انگوٹھی نکالی اور اپنی پینٹ کی جیب میں ڈال دی۔ وہ میرے لیے خاص تھی بہت خاص۔ پھر میں نے عائشہ کو انے والے طوفانوں سے اگاہ کیا۔ اس نے بلقیس بیگم کو ڈھیروں بددعائیں دی۔ وہ بہت روئی۔ بہن تھی نا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔اپ تو جانتے ہی ہیں کہ عورت کا ایک بہن والا روپ کتنا انمول ہوتا ہے۔اپنے بھائیوں کے صدقے واری جانا ہر بہن کی عادت کا ایک اہم حصہ ہوتا ہے۔میں نے اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی۔لیکن وہ روتی رہی۔مجھے اس سے بڑی محبت تھی۔اسے چھوڑ کر جاتے میرا دل کٹ رہا تھا۔جہاں تک گل جہانگیر کی بات ہے۔وہ یقیناً اتنے سال مجھ سے نفرت میں گزارنے کا سوچ رکھے گی۔لیکن وہ نہیں جانتی کہ من چاہے سے ناراضگی ہوسکتی ہے۔نفرت نہیں۔وہ کبھی مجھ سے نفرت نہیں کر پائے گی۔یہ میں نے دل کو سمجھایا پر فسادی دل نے اگے سے کہہ دیا کہ اگر وہ نفرت کرنے لگی تو؟تو میں نے دل کی بات پر دھیان نہ دیا۔بس اس بات پر ایمان لے ایا کہ گل جہانگیر صرف میرے حصے میں ائے گی۔اسی مان کے سنگ میں اس بَلی کی جانب بڑھ گیا جس کا بکر مجھے بلقیس بیگ نے بنانا تھا۔پھر میں اب جا رہا ہوں صحرائی قید کی نظر ہونے ۔تمہاری زندگی کے واسطے۔صرف تمہاری سانسوں کی خاطر۔یہ اخری ادھا گھنٹہ میں نے اپنی ڈائری کو دیا۔خدا حافظ گل جہانگیر۔تم حاطب کی قسمت ہو۔ہر جہاں میں۔ہر امتحان میں۔گل نے حاطب کی ڈائری بند کی۔اندر کا غضب اب ندامت کی چادر اوڑھ گیا۔جب ندامت حد سے بڑھ گئی تو وہ انسوؤں کے راستے بہنے لگی۔"اتنی بڑی قربانی حاطب شہریار۔اس انسان کے لیے خود قربان چلے جو تم سے سالو نفرت میں مبتلا رہا۔میں تمہاری محبت ڈیزروہی نہیں کرتی۔گل

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے سوچتے پشیمانی کو انسو کی صورت بہنے دیا۔ کتنی ہی ساعتیں وہ اسی طرح نمک کا مجسمہ بنی بیٹھی رہی۔

"میں اندر اسکتا ہوں۔" یہ اسی کی اواز تھی۔ گل فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ہاں اجاؤ۔ انسوؤں کو چہرے کی تصویر سے مٹاتے ہوئے بھرائی اواز میں بولی۔ وہ داخل ہو گیا ۔ وہ کتنا کمزور لگ رہا تھا۔ نہ جانے اس کے دل نے اسے کتنی بار یہ کہہ کر تکلیف پہنچائی ہو گی کہ "گل جہانگیر اس سے نفرت کرنے لگی ہے" گل نے اسے دیکھتے ہی سوچا۔ اور انسوں کا راستہ بلا کرنے لگی۔ وہ ٹِک ٹکی باندھے اسے ہی دیکھ رہی تھی جو اتنی قربانیوں کے بعد بھی نہ کوئی احسان یاد دلا رہا تھا۔ نہ حق جتا رہا تھا۔ گل کو خود پر غصہ انے لگا۔

"میں جا رہا ہوں۔" اس نے نظریں جھکائے بات کا اغاز ہی ہجر کے نام سے کیا۔ وہ یقیناً انکھوں کی نمی چھپا رہا تھا۔

"کیوں؟" وہ بے اختیار بولی۔ تو وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا۔ اس کی انکھوں میں سرخ گھٹائیں دکھ رہی تھیں۔ وہ رو کر ایا تھا۔ "مطلب ابھی رک جاتے کچھ دیر کے لیے۔" گل نے گہری بھوری انکھوں میں ڈوبتے، محفوظ ہوتے کہا۔

"اب رہنے کا کوئی جواز نہیں۔" وہ نظریں جھکائے بولا۔

"کیوں نہیں ہے۔" وہ پھر بے اختیار بول پڑی۔ وہ بھی دوبارہ حیران ہوا۔

"مطلب تھوڑا ویٹ کر لو۔ صرف ادھا گھنٹہ۔ چاہے پھر چلے جانا۔" وہ فورا محفوظ ہوتی بولی۔

"کیا تم کچھ دن میرے پاس بیٹھ سکتے ہو؟" گل نے بڑی امید سے مزید کہا۔ انسوؤں کے اگے بند لگانے میں ناکام ہوئی۔ وہ اسے دیکھتے بیٹھ گیا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ اس کی ہر پکار پر پلٹ ائے گا ۔اس کا چہرہ سفید معلوم ہو رہا تھا۔

"صحرا میں تمہیں کافی تکلیف ہوئی ہو گی نا؟" وہ افسردگی کے باعث لب کاٹتے اسے دیکھ رہی تھی۔

"اب تم رو گئی تو مجھے زیادہ تکلیف ہو گی۔" وہ بولا تو گل نے فورا منہ پھیر کر انسوں کو بہنے دیا۔

"مجھے بس ایک ڈر تھا۔" وہ گل کی جانب نظریں ٹکائے بولا۔ وہ بھی انسو پونچھتی اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

کیا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہی کہ کوئی اپنا مجھ سے نفرت نہ کرے۔"اس کے لہجے میں بہت درد تھا۔گل مزید اس کے سامنے خود کو روک نہ پائی وہ باقاعدہ رونے لگی۔

"میرے بعد اپنا خیال رکھو گی نا۔"وہ دل پر کانٹے رکھے بولا۔

"خیال رکھنا ضروری ہے کیا؟"وہ انسو پونچھنے لگی۔

" بچھڑنا جو ضروری ہے تو دوبارہ جینے کے لیے کوئی وجہ بھی تو چاہیے نا۔اگر تم خود کا خیال رکھو گی،خوش رہو گی تو شاید ہجر کے کاٹا میرے لیے کچھ اسان ہو جائے۔"اب اس کی انکھیں بھی ڈبڈبا گئیں۔وہ لب کاٹتے بس اثبات میں سر ہلاتی رہ گئی۔

اوازدے کر دیکھ لو شاید وہ مل ہی جائے

ورنہ یہ عمر بھر کا سفر رائے گا تو ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میری بے وفائی معاف نہیں کر سکتی کیا؟" وہ انسو کا سیلاب اور حسرت کی بہار لیے پوچھ رہا تھا ۔اس بار گل نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔پھر بوجھل قدموں سے باہر چلا گیا۔

تجھ کو کیا علم کے تجھے ہارنے والے کچھ لوگ

کس قدر سخت ندامت سے تجھے دیکھتے ہیں

اس کے جانے کے بعد گل نے دروازہ بند کیا اور وہیں بیٹھ کے ہچکیوں سے رونے لگی۔اس کی اواز بلند ہو رہی تھی۔سو اس نے اپنے منہ کے اگے ہاتھ جما لیا۔

"میں جانتی ہوں کہ تم بے وفا نہیں۔بلکہ جاں نثار ہو۔میں اپنی خطا پر شرمسار ہوں۔میں خود کو معاف نہیں کر پا رہی۔شاید۔۔شاید میں تمہاری محبت کے قابل ہی نہیں۔میں بس محبت کو کھونے کے دکھ ڈیزرو کرتی ہوں۔جو تم نے جیلے ہیں۔میں ہجر کے مستحق ہوں۔جو تم نے کاٹا ہے۔میں نفرت کی بھی حقدار ہوں۔جو میں نے ان پانچ سالوں میں تم سے کی۔" وہ خود کو کوس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رہی تھی۔ کہ دوبارہ دروازے پر دستک ہوئی۔ اس نے اپنا چہرہ صاف کیا اور وہ خود کو نارمل کرتے دروازہ کھولا۔ سامنے سر جھکائے احمر کھڑا تھا۔

"اجاؤ۔" گل نے مسکرانے کی سعی کی۔ وہ اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر شرمندگی کی گہری چھاپ تھی۔

"میں نے بہت زیادتی کی ہے تمہارے ساتھ۔ تمہیں بہت تکلیف پہنچائی ہے۔ تم۔۔۔ تم ایسا کرو مجھے کوئی۔۔ کوئی کڑی سزا دو۔ تاکہ کوئی بھی دوست دوبارہ کسی دوست سے دغا نہ کر پائے۔" اس کا سر شرمساری کے باعث زیر تھا۔

"پاگلو والی باتیں کر رہے ہو تم بھی۔ دوستوں سے بھی بھلا کوئی ناراض ہوتا ہے۔" وہ سوجن کا شکار انکھیں لیے مسکرائی۔

"میں دوست نہیں ہوں گل۔ سانپ ہوں۔ جس نے تمہیں ڈسنے کی خاطر کئی روپ بدلے۔" اس کی انکھوں میں انسوؤں کی چمک تھی۔

"تم جانتے ہو مرنے والے کبھی لوٹتے نہیں۔ میرے بابا جہانگیر اج تک نہیں لوٹے۔ تم لوٹ ائے ہو۔ چاہے تمہاری موت ایک دھوکہ تھی۔ لیکن میرے لیے اصلی تھی نا۔ ایک دوست

www.novelsclubb.com

جس کی میت پر اپ اتنا روئے اگر وہ لوٹ ائے تو اس سے بڑا کیا معجزہ ہو سکتا ہے۔ تمہارا لوٹنا میرے لیے کافی ہے۔" وہ مسکرا رہی تھی۔

"پر میں نے لوٹ کر تمہیں ٹھیس پہنچائی ہے۔ بغاوت کی ہے۔ فریب دیا ہے تمہیں۔" اس کی انکھیں بہہ رہی تھیں۔

"تم نے جو بھی کیا میری بہن کی محبت میں کیا۔ کاش میں بھی حاطب سے ایسے ہی محبت کر پاتی جیسے تم حور سے کرتے ہو۔ حور کی خاطر کسی کو برباد کرنے نکل انا۔ پھر برسوں اس کے لیے تڑپنا اسان بات نہیں ہے"۔ احمر انکھیں اٹھائے افسوس اسے دیکھنے لگا۔ "کیا تم مجھے محبت کرنا سیکھا سکتے ہو؟ کسی پر ایمان رکھ کر اس کے لیے پوری کائنات سے نفرت کرنے نکل انا سکھا دو گے نا؟ مجھے اس سے محبت کرنا نہیں ائی احمر۔ وہ آج بھی میرے ہاتھوں بکھر کر گیا ہے۔ سالوں بعد بھی میں محبت کا سلیقہ نہیں سیکھ پائی۔" وہ غم کے مظہر انسو گرا رہی تھی۔

"تم بہت اچھی ہو گل۔ تمہاری محبت۔۔۔ تمہاری محبت میں بھی کوئی کھوٹ نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ وہ حالات ایسے تھے کہ کوئی بھی بدگمان ہو جاتا۔ لیکن تم نے کبھی اس سے نفرت نہیں کی۔" وہ نرمی سے کہہ رہا تھا۔

"سچ؟ کیا میں نے واقعی اس سے نفرت نہیں کی؟" وہ بچوں سی معصومیت لیے پوچھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بالکل سچ۔میری دوست کسی سے نفرت نہیں کر سکتی۔میرے جیسے سانپ سے بھی نہیں۔" وہ مطمئن نظر ارہا تھا کیونکہ گل اسے پہلے ہی معاف کر چکی تھی۔گل اس کی تسلی پر خوش ہوئی ۔سب لوگ محل کے ہال میں جمع تھے ہر کوئی ہونے والے فیصلے کے بارے میں مضطرب تھا۔

"احمر ازلان، گل اور حور میں نے تم سب کو بہت دکھ دیا ہے۔جہاں محبت سے ہنسی خوشی رہ سکتے تھے وہی میں نے تمہیں دشواریوں میں گھیر کر رکھا۔تم سب میں نفرت کی دیواریں کھڑی کرنا چاہیے۔خود ہی اپنا شیرازہ بکھیر دیا۔ " وہ سب پر فسوں ماحول میں سر جھکائے بلقیس بیگم کو سن رہے تھے۔

"میں نے تمہارے باپ کو بھی قتل کر دیا۔وہ اچھا انسان تھا۔لیکن میں اسے اور اپنی بہن کو اپنی بربادی کی وجہ سمجھتی تھی۔میں اپنی بہن کی خوشیوں کو تباہ کیا اور اپنے شوہر کو بھی بے رحمی سے قتل کیا۔میں نے اس سے شادی ہی اس لیے کی تھی تاکہ میری بہن کبھی اسے پا نہ سکے۔"بلقیس بیگم روشر مندگی سے سر جھکائے بول رہی تھی۔اج وہ سیاہ محل کی ملکہ نہیں بلکہ ان سب کی ماں بول رہی تھی۔ان کی اواز میں ان کی ممتا موجود تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں تم سب سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتی ہوں۔" انھوں نے ہاتھ جوڑ دیے۔ گل اور احمر فورا ان کے قریب جا پہنچے۔ گل نے ان کے ہاتھ نیچے کر کے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ احمران کے گلے لگ گیا۔

"ماما پلیز مت کہیں۔ اپ ہمارے پاس لوٹ ائی ہیں۔ ہمارے لیے یہی کافی ہے۔ ان فیکٹ اب ہم چاروں کو اپ اور عاتکہ ماں دونوں کی محبت چاہیے۔ ہم جانتے ہیں کہ ماضی میں اپ سے بھول ہو گئ۔ لیکن ہم ایک نیا سفر شروع کریں گے۔ خوشیوں بڑا سفر۔" وہ کہتے ہوئے بلقیس بیگم کے گالوں سے انسو پوچھ رہی تھی۔

"لیکن میں سزا کے مستحق ہوں۔ میں نے کتنی بار تمہیں چوٹ پہنچائی۔ اور سب سے بڑھ کر ایک معصوم انسان کا قتل کیا ہے۔ اپنے بچوں کو خود ہی میں نے یتیم کر دیا۔" وہ پھر سے رونے لگی۔ گل کو اس لمحے جہانگیر صاحب کی بے پناہ یاد ائی۔

"ماما میں جانتی ہوں کہ غلط ہوا۔ لیکن بابا کے بعد ہم سب اپ سے دور نہیں رہ سکتے۔ اپ ہمیں چھوڑ کر کہیں نہیں جائیں گی۔" وہ بچوں کی طرح روتی ان کے ساتھ لپٹ گئ۔ ازلان اور حور نے بھی ملکہ کو گلے لگایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عاتکہ اور امبر تم دونوں بھی مجھے معاف کر دو۔میں نے تم پر بہت ستم ڈھائے ہیں۔اتنے سالوں صحرا میں قید رکھا۔وہ اپنے بچوں کو ہٹاتی ان کی جانب بڑھی۔

"نہیں اپیا۔تم مجھے معاف کر دو۔اج تم اس حال میں صرف میری وجہ سے ہو۔"رضیہ بیگم نے دونوں ہاتھ ان کے سامنے جوڑ دیے۔بلقیس بیگم نے ان دونوں کو سینے سے لگایا اور سالوں کی نفرت کو پل بھر میں پرانی محبت میں بدل دیا۔یوں کہیں کہ اپنے پیاروں سے نفرت ہوتی ہی نہیں۔بس وقتی ناراضگی ہوتی ہے۔

ٹھیک تین گھنٹے گزرنے کے بعد محل میں سب ہنسی خوشی ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے۔حور بھی اپنی بد تمیزی کے لیے گل سے معذرت کر چکی تھی۔گل نے اپنی چھوٹی بہن کو محبت سے گلے لگایا۔

"اٹینشن پلیز۔"جس خوفناک اواز نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا وہ سکوٹی کی اواز تھی۔وہ انار کلی فراک کے اوپر بلتی ٹوپی پہنے نہ جانے کس کلچر کا مظاہرہ کر رہی تھی۔بہر حال وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔سب لوگ متوجہ ہوئے۔سب جانتے تھے کہ سکوٹی اب کوئی بڑی بھونگی مارنے والی ہے۔

www.novelsclubb.com

"بلقیس بیگم اب اپ سیا محل کی ملکہ نہیں ہے نا۔ تو مجھے کہانی دلچسپ نہیں لگ رہی۔ کیا اپ میری ساس بننا چاہیں گی؟ تاکہ ہم اپنا برسوں پرانا دنگل جاری رکھ سکیں۔ لیکن انکار مت کرنا میں اپ سب کی صلح پسندی سے خاصی مایوس ہوئی ہوں۔" پورے محل میں قہقہا گونجا۔

اب میں پوچھتی ہوں کہ تم میرے ہیرے بیٹے سے شادی کے لیے راضی ہوں۔ دیکھو تم بھی انکار مت کرنا۔ منہ دکھائی میں پورا سیاہ محل ملے گا۔" بلقیس بیگم بھی اداسی کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔ سب دل کھول کر ہنسنے لگے۔

"قسم سے۔۔۔؟" سکیورٹی کی بے یقینی سے انکھیں کھل گئیں۔

"ہاں بالکل وہاں پر تم راج کرنا راج۔" دوبارہ محل میں قہقہا گونجا۔

"ویسے اپ کا راجہ بیٹا ہے تو بالکل ہی نکما۔۔" وہ مصنوعی شکایت چہرے پر سجائے ازلان کو دیکھتے بولی۔ تو وہ منہ پر ہاتھ رکھ کے ہنسی روکنے لگا۔ "لیکن کوئی بات نہیں یہ موسٹ ٹیلنٹڈ سکوٹی ہے ناں سب سنبھالنے کے لیے۔ تو فکر نا ٹ ٹیک حوصلہ۔" اس نے شان بے نیازی سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اس کے جملے نے دوبارہ سب کو ہنسنے پر مجبور کیا۔ اسی دوران اگر کسی کے ہنسنے کی بجائے رونے اور انسو چھپانے پر فوکس کیا تو وہ صرف گل تھی۔ اسے سب ادھورا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نامکمل سا لگ رہا تھا۔وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اس کی دنیا کی تکمیل کیسے ممکن ہے لیکن وہ خود کو اس کے قابل نہیں سمجھتی تھی۔

"خبردار ہوشیار پرستان کی سلطانہ تشریف لا رہی ہیں۔" ایک بھاری مردانہ اواز نے سب کو حیرت میں ڈوبنے پر مجبور کر دیا۔دیکھتے ہی دیکھتے محل میں در جنو پریوں کی فوج قطاریں باندھے استقبالیہ انداز میں کھڑی ہو گئی۔ایسے میں سفید شاہی فراک زیب تن کیے اور سر پر چمکتا سنہری تاج سجائے پرستان کی سلطانہ حاضر ہوئی۔وہ اج بھی گل کو اتنی ہی خوبصورت لگ رہی تھی جتنی کہ اسے بچپن میں لگتی تھی۔سلطانہ نے روتے ہوئے اپنی دونوں بیٹیاں اور نواسے،نواسیوں کو گلے لگایا۔

"بلقیس میری بچی مجھے معاف کر دو۔اگر اس روز میں نے تمہیں معاف کر دیا ہوتا۔تو اج تم اس حال میں نہ پہنچتی۔" سلطانہ کی انکھوں میں ملال تھا۔

"ماں میں نے ایک معصوم انسان کا قتل کر دیا ہے۔مجھے پرستان کے اصولوں کے مطابق سزا چاہیے۔ورنہ میں اسی غم سے مر جاؤں گی کہ میں کسی کی قاتل ہوں۔" بلقیس بیگم کی انکھ سیلاب لا رہی تھیں۔

"میری بچی۔۔" کہتے ہوئے انہوں نے بلقیس بیگم کو پھر سے گلے لگایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ناظرین میں تاج کسی اور کو سونپنا چاہوں گی۔" دو گھنٹے بیتنے پر سلطانہ نے اسی محل میں فیصلہ کیا۔

"میں تاج اپنی دونوں نواسیوں میں سے کسی ایک کو دینا چاہتی ہوں۔ نانو نے سسپنس پیدا کر دیا ۔

"نانو اپ یہ تاج حور کو دے دیں۔ وہ بہت معصوم اور رحم دل ہے۔ وہ اس تاج کی مستحق بھی ہے۔ گل نے مسکراتے ہوئے حور کو دیکھا تو نانو نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا یا ۔وہاں موجود کسی بھی شخص کو اس بات سے گلا نہ تھا۔

"نہیں نانو اس تاج کی وارث گل کو ہونا چاہیے۔ کیونکہ میں پرستان نہیں جانا چاہتی۔" حور نے پر تبسم چہرہ لیے کہا۔

"کیوں بیٹی؟ پری ہو کر پرستان کیوں نہیں جانا۔" نانو فکر مندی سے بولیں۔ وہاں موجود سبھی لوگ حیران ہوئے بغیر نہ رہ پائے۔

"کیونکہ اپ کا نواسہ انسان ہے۔ اور میں اس انسان کی محبوب بیوی ہوں۔ میں اس کی محبت میں اپنی پاورز کو ختم کرنا چاہتی ہوں۔ میری پاور لے کر آپ مجھے عام انسان بنا دیں۔ کیونکہ اب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مجھے زندگی کو احمر کا ہاتھ تھامے اس کے ساتھ ہی جینا ہے۔ وہ مسکراتے ہوئے احمر کی جانب دیکھتے بولی۔ تو احمر مسکراتے ہوئے اس کی بلائیں دینے لگا۔ سلطانہ نے جادو سے حور کی ساری پاور جذب کر لیں۔ ماضی میں انجیکشن لگوانے کے باوجود بھی احمر پاور حاصل نہیں کر پایا تھا۔ سلطانہ نے حور کو عام انسان میں بدل دیا۔ اور تاج سب کی رضامندی سے گل کو دے دیا گیا۔

"بلقیس تم میری بیٹی ہو۔ مجھے بہت عزیز ہو۔ لیکن اس نشست پر جب بھی کسی کو بٹھایا جاتا ہے۔ تو ہر ناطا بھول کر، غیر جانبدار ہو کر عدل سے فیصلے کیے جاتے ہیں۔ عدل ہی تخت کی شان ہوا کرتا ہے۔" وہ نم انکھیں اور برف چہرہ لیے بولی۔

"میں جانتی ہوں۔ اور اپ۔۔۔ اپ کے عدل پر سکون محسوس کروں گی۔ شاید میرے گلٹ میں کمی اجائے۔" بلقیس بیگم بمشکل انسو روکتی سر جھکائے بولی۔ سلطانہ نے انہیں سزا کے طور پر ہمیشہ کے لیے انسان میں بدل دیا۔ انہیں پری جیسے خوبصورت مقام سے ہٹا دیا۔ اب وہ کبھی بھی پرستان نہیں جا سکتی تھی۔ بلقیس اب تمہیں پری کے عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے سزا کا دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ تم جادوئی صحرا میں موجود جگنو مقام پر قید کر دی جاؤ جہاں درجنوں پریاں پہلے بھی اپنے گناہوں کے باعث برف کا پتلا بنے ہوئے ہیں۔ ملکہ نے نام انکھوں سے سر جھکائے کہا تو ہر طرف مایوسی کے بادل چھا گئے۔ یہیں پرستان کے اصول تھے اور یہی سلطانہ کا عدل۔" سلطانہ

ہماری ایک درخواست ہے۔" اس بار احمر اور ازلان بیک وقت بولے۔ سلطانہ حیرت سے انہیں دیکھنے لگی۔

"ہم اپنی ماں کو اپنے باپ کا قتل معاف کرتے ہیں۔" ان دونوں نے مل کر کہا۔ یہ سنتے ہی پورے محل میں مسرت کی ہوا پھیل گئی۔ ملکہ نے نم انکھیں لیے خوشی سے اپنے بازو ازلان اور احمر کے لیے پھیلا دیے۔ وہ دونوں بھاگ کر اپنے نانو سلطانہ کے گلے لگے۔ گل اور حور کے بابا پرستان میں تھے۔

"گل اس تاج کی حقدار پری کو پرستان میں شادی بھی کرنی پڑتی ہے۔ اب تمہیں بھی کرنی ہوگی۔" سلطانہ کا فیصلہ گل کو پھانسی کا پھندا لگا۔ اس سے اپنے پسینے چھوٹتے محسوس ہوئے وہ اپنے ہاتھوں کی کپکپاہٹ چھپانے لگی۔ اسے بے اختیار رونا آیا چند لمحے پہلے حاطب کی انکھوں میں دکھا درد گل کی انکھوں میں دوڑ آیا۔ وہ دکھ سے لب کاٹتی رہ گئی۔

"شادی۔۔۔ کیا واقعی؟ یہی میری سزا ہے۔" اس نے بے رحمی سے خود کو کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا شادی ضروری ہے نانو۔" گل نے بھیگتے چہرے سے پوچھا۔سب لوگ صدمے سے دیکھنے لگے۔

" بالکل ضروری ہے۔بلکہ تمہیں اج ہی اریان سے ہر حال میں شادی کرنی ہے۔اسے میرا حکم سمجھو۔" نانو نے سنجیدگی کے رنگ چہرے پر سجائے کہا۔

تو سب لوگ اریان کے نام پر چونک گئے۔

"اریان پرستانہ میں ہے۔۔۔۔" سب لوگوں نے سرگوشی کی۔

"میں ہینڈسم اینڈ ہارٹ بوائے یہاں ہوں۔" ایک پرکشش مردانہ اواز نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا۔وہ محل میں داخل ہوا۔اس کا چہرہ تاریکی میں ڈوبا تھا۔جبکہ جامنی بڑے بڑے پنکھ اس کی کمر کے پیچھے دکھ رہے تھے۔اس کے پنکھوں سے چمکتے جادوی بلبلے دکھ رہے تھے۔جو کہ اسے خوبصورتی کا سراپا بنا رہے تھے۔وہ تاریکی سے روشنی میں ٹھہرا۔وہ سیاہ پینٹ، کوٹ سیاہ برینڈڈ شوز پہنے اور بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے کمال لگ رہا تھا۔اسے دیکھیے سب لوگوں کو 440 وولٹ کا جھٹکا لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہر طرف سرگوشیوں نے سر اٹھایا۔ گل نم انکھیں لیے سرد خارج کرتی مسکرائی۔ اس کا اریان واقعی خوبصورت تھا۔ پھر نہ جانے اس سے کیا سوچا کہ وہ سب کو نظرانداز کیے بھیگی چہرے پر مسکراہٹ لیے اس کی جانب پاگلوں کی دوڑنے لگی۔ وہ وہاں موجود لوگوں کو پیچھے دھکیلتے ہوئے بھاگ رہی تھی۔ اس نے بھاگتے ہوئے اپنی قسمت "اریان" کو گلے لگایا تو گل کی سیاہ فراق سرخ فراق میں بدل گئی۔ اس کی سیاہ بال لمبے گھنے سنہرے بالوں میں بدل گئے۔ اس کے بالوں پر چمکتا تاج راج کرنے لگا۔ جب کہ کمر سے سفید بڑے بڑے پنک نمودار ہو گئے۔ وہ پری روپ میں ا چکی تھی۔ ملکہ کا تاج اسے ملنے کی وجہ سے اس کی پاروزا سے واپس مل چکی تھیں۔ اس نے بھاگتے ہوئے اریان کو گلے لگایا۔ بچپن سے بچھڑے دوست کو دیکھتے زار و قطار رونے لگی۔ اریان کی انکھوں میں بھی نمی تھی۔ اس نے گل کے سنہری بل کھاتے بال سہلائے۔ گل کے انسو تھمنے کا نام ھی نہیں لے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

چھ ماہ بعد

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گہری نیلی چادر پر چمکتا وہ چودھویں رات کا پورا چاند محبت کی ایک اور کہانی کا خوبصورت اختتام دیکھ رہا تھا۔تاروں کے جرمٹ میں وہ مسکراتا اس دھرتی پر پرستان کے محل کی بالکونی پر اسے کھڑا دیکھ رہا تھا۔ وہ نیوی بلو رنگ کی جالی دار فراک پہنے سینے پر ہاتھ باندھے پرستان کے محل کے سامنے بہتے نیلے پانی کے تالاب کو دیکھ رہی تھی۔

"میرے ہوتے ہوئے تم اب چاند کو دیکھو گی۔" پر شکوہ اواز نے گل کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دی۔

:میں تو اسے چاند نہیں سمجھتی۔ میرا چاند تو کبھی صحراؤں ہوں میں چمکتا تھا" وہ مسکراتے بولی۔

"تم اپنے شوہر کے ہوتے ہوئے ابھی تک حاطب شہریار کو یاد کر رہی ہو گل جہانگیر۔ اخر کیا بنے گا تمہارا۔" اس کی اواز میں شکوہ تھا۔

"اب مجھے ٹیپیکل بیوی بننے پر مجبور مت کرو حاطب شہریار عرف اریان۔" وہ بھی مصنوعی ناراضگی سے گویا ہوئی۔

"اپنی ڈائری میں لکھا تھا کہ گل جہانگیر کی قسمت حاطب شہریار سے جڑی ہے۔" کہتے ہوئے اس نے گل کے سلکی بالوں پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب حاطب بالکونی پر پڑے جھولے پر بیٹھا تھا۔وہ اس کی گود میں سر رکھے جھولے پر لیٹی تھی۔ وہ اس کے بال سے ہلاتے ہوئے چاند کو دیکھ رہا تھا۔گل کی ہلکی سبز انکھیں بھی نیلی چادر پر سجے چاندی رنگ کے تھال کو دیکھ رہی تھی۔

"یہ تمہاری انگوٹھی ہے۔" حاطب نے جیب سے وہ انگوٹھی نکالی۔وہ کسی پانچ سالہ بچے کی انگوٹھی لگ رہی تھی۔

"میری انگوٹھی۔۔۔" کہتے ہوئے گل حیرت سے اٹھ کھڑی ہوئی۔اس نے انگوٹھی کو ٹٹولا۔ اسے 20 سال پرانا منظر یاد اگیا۔پانچ سالہ گل 20 سال پہلے بھی اسی جھولے پر بیٹھی تھی۔ اریان یعنی حاطب بھی اس کے ساتھ تھا۔

"تم جانتے ہو یہ چاند اسمان پر کیوں ہے؟" پانچ سالہ ننھی گل نے چمکتی انکھیں لیے اریان سے پوچھا۔

کیوں؟ ننھے اریان نے حیرت سے پوچھا۔

"کیونکہ یہ مجھے دیکھتا ہے۔یہ میرے لیے چمکتا ہے۔" گل نے جوش سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اووو۔۔تو چاند تمہیں دیکھتا ہے"۔ ننھا اریان خوشگوار حیرت سے گویا ہوا۔ وہ دونوں اج 20 سال بعد بھی وہی منظر دہرا رہے تھے۔ بس فرق اتنا تھا کہ اریان اب حاطب بن چکا تھا۔ جب کہ گل وہی تھی۔

"تو چاند تمہیں دیکھتا ہے۔" حافظ نے اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے بڑی محبت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842